استوصوا بالنساء خیراً (الحدیث)

ماہنامہ
بناتِ اہلسنت
سرگودھا

جلد نمبر 4 | نومبر 2013ء | شمارہ 11

مدیر اعلیٰ
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مسلمانوں کا محرم

شاید حضور ہم سے خفا ہیں

تیسرے سوال کا جواب

خیالی روشنی

ناشر احناف میڈیا سروس
AMS

استوصوا بالنساء خیراً (الحدیث)

ماہنامہ بنات اہلسنت سرگودھا

جلد نمبر 4 | نومبر 2013 | شمارہ 11

مدیر اعلیٰ

مولانا محمد الیاس گھمن

مجلس ادارت

- مولانا عابد جمشید رانا
- مولانا محمد کلیم اللہ
- مفتی شبیر احمد حنفی
- مولانا عبداللہ معتصم

سرکولیشن منیجر 0332-6311808

● آپ یہ شمارہ آن لائن پڑھ اور ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں

www.ahnafmedia.com

بیرون ممالک

امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور تمام یورپین ممالک	35 ڈالر سالانہ
سعودیہ، متحدہ عرب امارات عرب ممالک اور انڈیا	25 ڈالر سالانہ
ایران، بنگلہ دیش	20 ڈالر سالانہ

قیمت فی شمارہ 20 روپے علاوہ ڈاک خرچ

سالانہ زرتعاون 240 روپے

ایجنسی ہولڈرز مہر لگائیں اور ہدیہ دینے والے اپنا نام لکھیں!

.....

.....

.....

www.islahunnisa.com O zarbekaleem313@gmail.com

خط وکتابت دفتر ماہنامہ بنات اہلسنت

مرکز اہل السنت والجماعت 87 جنوبی سرگودھا

فہرست

شاید حضور ہم سے خفا ہیں!! 5

مسلمانوں کا محرم 6

اداریہ

ماہِ محرم کے فضائل واحکامات 10

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن

خیالی روشنی 17

مولانا عبداللہ معتصم

گناہ چھوڑنے کی خوشبو 21

اہلیہ مفتی شبیر احمد

قسطنطنیہ کی فتح 24

ابن ساقی

تیسرے سوال کا جواب 26

معظمہ کنول

عزت نفس اور باہمی احترام 28

ترتیب: اہلیہ مولانا محمد الیاس گھمن

ماں کی شان 52

مولانا محمد بلال جھنگوی

بیوی 54

محمد صفتین احمد

www.ahnafmedia.com

درسِ قرآن

اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں: انّ عدّۃ الشّھور عنداللہ اثنا عشر شھراً فی کتٰب اللہ یوم خلق السمٰوٰت والارض منھآ اربعۃٌ حرم۔ (التوبہ، آیت نمبر36)

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے، جو اللہ کی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) کے مطابق اس سن سے نافذ چلی آتی ہے جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ ان (بارہ مہینوں) میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔

تشریح: سورت کے شروع میں جو اعلانِ براءت کیا گیا ہے، اُس میں بت پرستوں کی ایک قسم کو حرمت والے مہینے ختم ہونے تک مہلت دی گئی تھی، اس مناسبت سے عرب کے بت پرستوں کی ایک نامعقول رسم کی تردید ضروری تھی جو آیت 36 اور 37 میں کی گئی ہے۔ اس رسم کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابرہیم علیہ السلام کے وقت سے چاند کے چار مہینوں کو حرمت والے مہینے سمجھا جاتا تھا۔ ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرّم اور رجب۔ ان چار مہینوں میں جنگ کی ممانعت تھی۔ عرب کے بت پرستوں نے اگرچہ بت پرستی شروع کرکے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دِین کو بہت کچھ بدل ڈالا تھا، لیکن ان مہینوں کی حرمت کو سب تسلیم کرتے تھے، اور ان میں جنگ کو ناجائز سمجھتے تھے۔ رفتہ رفتہ یہ ممانعت ان کو مشکل معلوم ہونے لگی، اس لئے کہ ذوالعقدہ سے محرم تک تین متواتر مہینوں میں لڑائی بند رکھنا اُن کے لئے دشوار تھا، چنانچہ اس مشکل کا حل انہوں نے یہ نکالا تھا کہ وہ کسی سال میں کہہ دیتے تھے کہ اس مرتبہ صفر کا مہینہ محرّم سے پہلے آئے گا، یا محرّم کے بجائے صفر کے مہینے کو حرمت والا مہینہ سمجھا جائے گا۔ چنانچہ اس طرح وہ محرّم کے مہینے میں لڑائی کو جائز قرار دے لیتے تھے۔

(آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی ص 415)

www.ahnafmedia.com

درسِ حدیث

بصلاتھنّ وصیامھنّ وعبادتھنّ البس اللہ وجوھھنّ النُّور۔

جب مسلمان عورتیں جنت میں جائیں گی تو حوروں سے زیادہ حسین کر دی جائیں گی۔ تفسیر روح المعانی میں علّامہ آلوسی نے لکھا ہے کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں حوریں زیادہ حسین ہوں گی یا مسلمان بیویاں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان بیویاں جنت میں حوروں سے زیادہ خوبصورت کر دی جائیں گی۔ ام المومنین نے عرض کیا کہ انہیں یہ فضلیت کیوں ملے گی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کی عبادت کا نور ان کے چہروں پر ڈال دے گا کیونکہ ہماری بیویوں نے نمازیں پڑھی ہیں، روزے رکھے ہیں، بچہ جننے کی تکلیفیں اٹھائی ہیں، شوہروں کی خدمت کی ہے، اللہ تعالی کے لیے تکلیفیں اٹھائی ہیں اور حوروں نے نہ نماز روزہ کیا، نہ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی اور تکلیف برداشت کی اس لیے ہماری عورتیں جنت میں حوروں سے زیادہ حسین ہونگی۔ دنیا کے چند دن کے لیے اپنی کم حسین بیویوں پر راضی رہو، جیسے سفر کرتے ہو تو اسٹیشن کی چائے پیتے ہو یا نہیں یا وہاں بھی گھر والی چائے ملتی ہے؟ دنیا اسٹیشن کا پلیٹ فارم ہے، پردیس میں ہو جیسی بیوی بھی مل جائے اس کو ساری دنیا کی حسیناؤں سے بہتر سمجھو، اگر آپ کہیں کہ کیوں صاحب اپنی بیوی کو سب سے حسین کیوں سمجھیں؟ اس بات کی کیا دلیل ہے؟ دلیل یہ ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت ملتی ہے تو تقدیر میں جو بیوی لکھی ہے وہی ملتی ہے، آپ لاکھ ہاتھ پیر مارو، تعویذیں دباؤ، وظیفے پڑھو، لیکن ملے گی وہی جو قسمت میں ہے۔

(خزائن الحدیث از مولانا شاہ حکیم محمد اختر رحمہ اللہ ص 265)

www.ahnafmedia.com

شاید حضور ہم سے خفا ہیں!!

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضور ہم سے خفا ہیں منا کے لا

ٹکڑوں میں بٹ گئی ہے امت رسول کی
ابو بکر سے کچھ آئینے صدق و صفا کے لا

دنیا بہت ہی تنگ مسلماں پہ ہو گئی
فاروق کے زمانے کے نقشے اٹھا کے لا

گمراہ کر دیا ہے نظر کے فریب نے
عثمان سے زاویے ذرا شرم و حیا کے لا

یورپ میں مارا مارا نہ پھرئے گدائے علم
دروازہ علی سے یہ خیرات جا کے لا

باطل سے دب رہی ہے امت رسول کی
منظر ذرا حسین سے کچھ کربلا کے لا
کرنا ہے اپنے آپ کو آراستہ اگر
کردار اپنے سامنے سب اولیاء کے لا

www.ahnafmedia.com

مسلمانوں کا محرم

.....اداریہ

نئے اسلامی سال کی ابتدا ہو رہی ہے ہر مسلمان دعا گو ہے کہ اللہ کرے یہ بخیر وخوبی اور امن وامان کے ساتھ گزر جائے! اقوامِ عالَم کا شروع سے دستور چلا آ رہا ہے کہ وہ اپنی تاریخ کو محفوظ کرتے ہیں اور اپنے ماہ وسال کو کسی شخصیت سے وابستہ کرتے ہیں۔ مثلاً یہودیت کو دیکھ لیجئے وہ اپنے سن کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے فلسطین پر تخت نشین آراء ہونے کے واقعے سے منسوب کرتے ہیں۔ عیسائیت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یوم ولادت پر اپنے سن کو موسوم کرتے ہیں۔ بِکرمی سن؛ بِکرماجیت کی پیدائش اور رومی سن؛ سکندر اعظم کے یوم ولادت سے منسوب ہیں۔

جبکہ اسلامی سن کسی شخصیت سے منسوب ہونے کے بجائے ایسے حالات سے متعلق ہے جس میں چاروں اطراف سے گھِر جانے، مصائب وآلام کے شکنجے میں کَسے جانے، اپنے قریبی رشتہ داروں کے ہاتھوں قتل کے منصوبے اور حق کی نِداء کو دبانے کے لئے باطل کی سازشوں کے جال بچھے ہوں تو اعلائے کلمۃ اللہ کے فریضے کو ببانگ دہل ادا کر کے "ہجرت" کے حکمِ ربی پر لبیک کہہ دیا جائے اور ہجرت بھی ایسی جو اپنے اندر عالم بے بسی میں ثابت قدمی، صبر واستقامت کا راز چھپائے ہوئے ہے، اس سے اسلامی سن کا آغاز کیا جائے یعنی سن ہجری۔

17 ہجری میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جو کہ یمن کے گورنر تھے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اس طرف توجہ مبذول کرائی کہ آپ کے جو سرکاری خطوط اور گرامی نامے ہماری طرف آتے ہیں ان پر تاریخ درج نہیں ہوتی مناسب ہو گا اگر تاریخ کے اندراج کا اہتمام بھی کر لیا جائے۔ چنانچہ صحابہ

www.ahnafmedia.com

کرام کے باہمی مشورے سے یہ طے پایا کہ اسلامی سن کا آغاز واقعہ ہجرت کو بنایا جائے۔
(تاریخ دمشق لابن عساکر ج 1 ص 44)

خلیفۃ المسلمین، مرادِ نبوت، امیر المومنین خلیفہ راشد خلیفہ دوم حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت یکم محرم الحرام ہے، آپ کی اسلام اور اہل اسلام کے لیے دی گئی قربانیوں کو کبھی بھلایا نہیں جاسکتا، آپ کے عادلانہ دور خلافت میں انصاف، عدل کے ایسے شفاف چشمے پھوٹے جس سے ہر شخص فیض یاب ہوا اسلام کا حلقہ وسیع تر ہوا، ریاستوں کی ریاستیں دین محمدی کے زیر نگیں آئیں، امت مسلمہ پر آپ کے عظیم احسانات ہیں جنہیں فراموش کرنا سراسر ناانصافی اور محسنِ امت کی ناقدری ہوگی۔ ریڈیو، ٹی وی، اخبارات کے دہرے معیار پر شکوہ تو اپنی جگہ! نام ونہاد عشاقِ اھل بیت بھی ان کا تذکرہ جس بھونڈے انداز میں کرتے ہیں ان کو نقل کرنے سے قلم کانپ جاتی ہے۔

خیر! محرم کی فضیلت شروع سے مسلّم چلی آرہی ہے۔ اس میں بڑے بڑے تاریخی وقعات رونما ہوئے، حقیقت میں یہ عبادت کا مہینہ ہے لیکن جس طرح بعض دیگر عبادت کے ایام اور راتوں میں شیطان نے خدائے لم یزل سے دور رکھنے کے لیے حربے استعمال کیے ہیں۔ مثلاً شب براءت میں آتش بازی وغیرہ اسی طرح اس مبارک اور محترم مہینے میں بھی شیطانی محنت غیر ذمہ دار واعظین کی گرمئ وعظ کی صورت میں نظر آتی ہے۔ افسوس صد افسوس کہ شہادت نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاف حقیقت میں جب تک من گھڑت واقعات کی ملاوٹ، تصرفاتی تخیلات کے محلول بلکہ جھوٹ اورافتراء کی آمیزش اور دجل وفریب کو نہ گھسیڑا جائے اس وقت تک عوام سے داد تحسین کی ہوس پوری نہیں ہوپاتی۔

تاریخ انسانی کا مطالعہ بتلاتا ہے کہ ہر دور میں مومنین پر مظالم کے ایسے پہاڑ

www.ahnafmedia.com

توڑے گئے ہیں جن سے کتب تاریخ کا کوئی ورق خالی نظر نہیں آتا، جبر وجور اور ظلم وتشدد کی داستان الم میں اتنے نام آتے ہیں جن کو شمار نہیں کیا جاسکتا۔ شہادتوں کی طویل فہرست میں سرِ فہرست وہ بھی ہیں جنہیں نبوت کی زبان سے سید الشہداء کا لقب ملا، وہ بھی ہیں جن کی مقتل گاہ مصلیٰ پیغمبر بنی، وہ بھی ہیں جنہیں تاریخ مظلوم مدینہ کے تذکرے سے زندہ رکھتی ہے، آخر وہ بھی تو شہداء تھے جن کو بدر، احد، خندق و تبوک کے میدانوں میں کافروں نے خون میں تڑپا دیا۔ چودہ سو برس سے خون مسلم کی ندی مسلسل بہہ رہی ہے جس میں اسلام کی نیا برابر تیرتی چلی آرہی ہے۔ مسند الہند شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

یا معاشر بنی اٰدم اتخذتم رسوماً فاسدۃً تغیر الدین اجتمعتم یوم عاشوراء فی الأباطیل فقوم اتخذہ ماتماً أما تعلمون أن الأیام أیام اللہ والحوادث من مشیئۃ اللہ وإن کان حسین رضی اللہ عنہ قتل فی ھٰذا الیوم فأی یوم لم یمت فیہ محبوب من المحبوبین ؟۔۔ اتخذتم الماتم عیداً کأن إکثار الطعام واجبٌ علیکم وضیعتم الصلوٰۃ۔

(التفہیمات الالٰہیۃ؛ تفہیم:288/69)

اے لوگو! تم نے اسلام کو بدل ڈالنے والی بہت سی رسمیں بنا رکھی ہیں تم دسویں محرم کو باطل قسم کے اجتماعات منعقد کرتے ہو، کئی لوگوں نے اس دن کو ماتم کا دن بنالیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے حوادثات اور سانحات رونما ہوتے ہی رہتے ہیں۔ اگر نواسہ رسول حضرت حسین رضی اللہ عنہ اس دن شہید کر دیے گئے تو بتاؤ وہ کون سا دن ہے کہ جس میں کوئی نہ کوئی اللہ کا نیک بندہ فوت نہیں ہوا؟..... تم نے ماتم کو عید کے تہوار کی طرح بنالیا، گویا اس دن زیادہ کھانا پینا فرض ہے اور نمازوں کا تمہیں کوئی خیال نہیں ان کو تم نے ضائع کر دیا۔

www.ahnafmedia.com

اگر مصائب و شدائد کے تذکرے، نوحے، اور ماتم و گریہ شروع کر دیا جائے تو اس مختصر زندگی میں ہمیں ایک لمحہ کے لیے بھی خدا کی عبادت کی توفیق نہ ہو۔ اس لیے اسلام کا واضح حکم "صبر" کا ہے۔ رب ذوالجلال نے اپنی معیت کو "صبر" سے مشروط کر دیا ہے، نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات "صبر" پر مبنی ہیں، اھل بیتِ کرام کی بھی زندگی "صبر" کا بہترین نمونہ ہے۔ شہدائے کربلا جرأت و دلیری، ہمت و عزیمت سے زندگی گزار کر، جابرِ وقت سے نبرد آزما ہو کر صبر و استقلال کے خوگر تو بنے، جھوٹ موٹ (تقیہ) کی دبیز چادر کو تار تار کر کے ہمیں یہ سبق دے گئے کہ "اگر حق و باطل کے معرکہ میں مسلمان کو اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ ظلم و جبر کی نوک پر چڑھ کر ادا کرنا پڑے تو ضرور ادا کرے۔"

کربلا کے تپتے صحراؤں سے آج تلک عزیمت و دلیری، شجاعت و جوانمردی کا نغمہ گونج رہا ہے۔ کاش اس طرف بھی کان دھرے جائیں!

جفا کی نوک سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے بر سر میداں مگر جھکی تو نہیں

میڈیا کے اس دور میں جہاں ہر چیز کی عکس بندی کی جا رہی ہے وہیں پر انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام اھل بیت نبی اور عترۃ رسول کے کارناموں کو بھی فلمایا جا رہا ہے۔ ہر مسلمان ایسی نازیبا اور بری حرکات کی مذمت کرتا ہے۔ بالخصوص ان ایام میں اھل بیت کرام کی جو فلمیں ریلیز کی جا رہی ہیں ان کی روک تھام بہت ضروری ہے۔ چودھویں صدی کے بدقماشوں کو اھل بیت کے مقدس روپ دیے جا رہے ہیں۔ ہم اس پر سراپا احتجاج ہیں اور حکومتِ وقت سے التماس کرتے ہیں کہ ایسے عناصر کو قانون کے کٹہرے میں لا کر عبرت ناک سزا دی جائے تاکہ ملک کا امن بھی باقی رہے اور استحکام بھی بحال رہے۔

www.ahnafmedia.com

ماہِ محرم کے فضائل واحکامات

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن

ماہ محرم اپنی فضیلت وعظمت، حرمت وبرکت اور مقام ومرتبہ کے لحاظ سے انفرادی خصوصیت کا حامل ہے۔ اسی وجہ سے شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی دور میں اس کے اعزاز واکرام میں قتال کو ممنوع قرار دیا گیا۔ ارشاد ربانی ہے: قُل قِتَال فِيهِ كَبِير۔ (البقرہ:217)

ترجمہ: کہہ دیجئے اس میں قتال کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

اسے حرمت والے مہینوں میں سے بھی شمار کیا گیا ہے۔ ارشاد باری ہے: انّ عدّة الشّهور عندالله اثنا عشر شهراً فی کتٰب الله یوم خلق السمٰوت والارض منهآ اربعةٌحرم (التوبہ:36)

ترجمہ: مہینوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے نزدیک 12 مہینے ہے.. ان میں سے چار مہینے ادب کے ہیں۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ ا ستَدَارَ كَهَيأَتِهِ يَومَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالاَرضَ اَلسَّنَةُ اِثنَا عَشَرَ شَهراً مِنهَا اَربَعَةحُرُم ثَلَاث مُتَوَالِيات ذُوالقَعدَةِ وَذُوالحَجَّةِ وَ المُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِی بَينَ جُمَادٰی وَشَعبَانَ۔

(صحیح بخاری: ج2: ص:672: باب قولہ ان عدۃ الشہور الخ)

ترجمہ: زمانے کی رفتار وہی ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا تھا۔ ایک سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں جن میں سے تین مہینے مسلسل ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور ایک مہینہ رجب کا ہے جو

www.ahnafmedia.com

جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان آتا ہے۔

محرم کے روزوں کی فضیلت:

یوں تو اس ماہ میں کی جانے والے ہر عبادت قابل قدر اور باعث اجر ہے مگر احادیث مبارکہ میں محرم کے روزوں کی خصوصی ترغیب دی گئی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: " وَاَفضَلُ الصِّیَامِ بَعدَ شَھرِ رَمَضَانَ صِیَامُ شَھرِ اللّٰہِ المُحَرَّمِ۔ (مسلم:ج:1:ص:368:باب فضل صوم المحرم)

ترجمہ: رمضان کے روزوں کے بعد سب سے بہترین روزے اللہ کے مہینہ "محرم" کے روزے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَن صَامَ یَوماً مِنَ المُحَرَّمِ فَلَہُ بِکُلِّ یَومٍ ثَلاَثُونَ یَوماً۔

(غنیۃ الطالبین للشیخ جیلانیؒ:ص:314: مجلس فی فضائل یوم عاشوراء)

ترجمہ: جو محرم کے ایک دن کا روزہ رکھے اس کو ایک مہینے کے روزوں کا ثواب ملے گا۔

پھر اس ماہ کے تمام ایام میں سے اللہ رب العزت نے "یوم عاشوراء" کو ایک ممتاز مقام عطاء فرمایا ہے۔ یہ دن بہت سے فضائل کا حامل اور نیکیوں کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ ارشاد نبوی ہے: "وَ صِیَامُ یَومِ عَاشُورَاءَ احتَسَبَ عَلَی اللّٰہِ اَن یُّکَفِّرَ اَلسَّنَۃَ الَّتِی قَبلَہ۔" (صحیح مسلم:ج:1:ص:367:باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام)

ترجمہ: جو شخص عاشورا کے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے گزشتہ سال کے (صغیرہ) گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔

ایک روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان ہے: "مَا رَاَیتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَتَحَرّٰی صِیَامَ یَومٍ فَضَّلَہ عَلٰی غَیرِہٖ اِلَّا ھٰذَ

www.ahnafmedia.com

االیوم یوم عاشورا ءوھذا الشھر یعنی شھر رمضان" (صحیح بخاری ج1 ص268)

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے مہینہ اور دس محرم کے دن روزہ رکھنے کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

نوٹ: اہل ایمان کو یہود کی مخالفت کا حکم دیا گیا ہے اور اس دسویں محرم کا روزہ چونکہ یہود بھی رکھتے ہیں اس لئے اب ہمارے لئے حکم یہ ہے کہ دسویں تاریخ کے ساتھ نویں یا گیارہویں تاریخ کا روزہ بھی رکھیں تاکہ سنت بھی ادا ہو جائے اور مخالفتِ یہود کا پہلو بھی نکل آئے جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم صُومُوا یَومَ عَاشُورَاءَ وَخَالِفُوا فِیہِ الیَہُودَ وَصُومُوا قَبلَہ یَوماً اَو بَعدَہ یَوماً۔ (مسند احمد ج1 ص241)

ترجمہ: تم عاشورہ کا روزہ رکھو اور یہود کی مخالفت کرو اور اس سے ایک دن پہلے یا بعد کا روزہ بھی رکھو۔

عاشورا کے دن اہل وعیال پر وسعت سے خرچ کرنا:

دسویں محرم کے دن اپنی استطاعت کے مطابق حلال آمدنی سے اپنے اہل و عیال پر کھانے پینے میں وسعت کرنا، برکت رزق کا ذریعہ اور فقر و فاقہ سے نجات کا سبب ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا: مَن وَسَّعَ عَلٰی نَفسِہ وَ اَھلِہ یَومَ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیہِ سَائِرَ سَنَتِہ"۔

(الاستذکار لابن عبد البر المالکی ج:3 ص:321 کتاب الصیام)

ترجمہ: جو آدمی اپنے آپ پر اور اپنے گھر والوں پر عاشوراء کے دن (کھانے پینے میں) وسعت کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر پورے سال وسعت فرمائیں گے۔

اس مبارک عمل کی تاثیر یہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ سارے سال

www.ahnafmedia.com

رزق میں وسعت کر دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے جلیل القدر صحابی حضرت جابر رضی اللہ عنہ ، مشہور محدث یحیٰ بن سعید رحمہ اللہ اور معروف امام وفقیہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا تو اس کو درست اور اسی طرح پایا ۔ (ایضاً)

لیکن یہ بات واضح رہے کہ مذکورہ امور جس درجے میں ثابت ہیں ان کو اسی درجے میں رکھ کر مانا اور عمل کیا جائے افراط و تفریط سے از حد اجتناب کیا جائے۔

ماہ محرم کی بدعات ورسومات:

ماہ محرم برکات کا حامل مہینہ ہے لیکن بعض لوگ اس کی برکات سے فائدہ حاصل کرنے کی بجائے بدعات ورسومات میں پڑ کر اس کی حقیقی فضیلت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ذیل میں چند بدعات ورسومات کی نشاندہی کی جاتی ہے تاکہ ان سے بچ کر صحیح اعمال اختیار کیے جائیں۔

تعزیہ:

تعزیہ کرنا ناجائز ہے قرآن مجید میں ہے "اَتَعبُدُونَ مَا تَنحِتُونَ" ۔

(الصافات:95)

ترجمہ: کیا تم ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہو جس کو خود ہی تم نے تراشا اور بنایا ہے۔

ظاہر ہے کہ تعزیہ انسان اپنے ہاتھ سے تراش کر بناتا ہے پھر منت مانی جاتی ہے اور اس سے مرادیں مانی جاتی ہیں، اس کے سامنے اولاد کی ، صحت کی دعائیں کی جاتی ہیں، اس کو سجدہ کیا جاتا ہے اور اس کی زیارت کو زیارت حضرت حسین رضی اللہ عنہ سمجھا جاتا ہے یہ سب باتیں روح ایمان اور تعلیم اسلام کے اعتبار سے ناجائز ہیں۔

مجالس:

ذکر شہادت کے لیے ایسی مجالس منعقد کرنا جن میں ماتم، نوحہ کرنا اور دیگر

www.ahnafmedia.com

خرافات ہوں، روافض کی مشابہت کرنے کی وجہ سے ناجائز ہے کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے: "مَن تَشَبَّهَ بِقَومٍ فَهُوَ مِنهُم" (سنن ابی داود: ج:2: ص:203)

ترجمہ: جس نے جس قوم کی مشابہت اختیار کی وہ اس قوم میں سے ہے۔

علامہ ابن حجر الہیثمی المکی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "وَإِيَّاه ثُمَّ إِيَّاه اَن يَّشغَلَه بِبِدَعِ الرَّافِضَةِ مِنَ النَّدبِ وَالنِّيَا حَةِ وَالحُز نِ اِذ لَيسَ ذٰلِكَ مِن اَخلَا قِ المُومِنِينَ وَاِلَّا لَكَانَ يَو مُ وَفَا تِه صلى الله عليه وسلم اَولىٰ بِذٰلِكَ وَاَحرىٰ"

(الصواعق المحرقہ: ج:2: ص:534)

ترجمہ: خبر دار (اس محرم کا) روافض کی بدعتوں میں مبتلاء نہ ہونا جیسے مرثیہ خوانی، آہ بکاہ، اور رنج والم وغیرہ کیوں کہ یہ مسلمانوں کی شایان شان نہیں اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو اس کا زیادہ مستحق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم وفات ہو سکتا تھا۔

محرم کو غم کا مہینہ سمجھنا:

بعض لوگ اس مہینہ کو رنج والم کا مہینہ سمجھتے ہیں اور اس میں شادی بیاہ اور خوشی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہوئے مختلف قسم کے سوگ مناتے ہیں جیسا کہ کالا لباس پہننا، عورتوں کا زیب زینت اور بناؤ سنگھار چھوڑ دینا، نوحہ، ماتم کرنا وغیرہ۔ ان لوگوں کا یہ خیال غلط ہے کیوں کہ احادیث مبارکہ میں اس کے بہت سارے فضائل وارد ہوئے ہیں۔ لہٰذا اس مہینہ کو غم کا مہینہ سمجھنا درست نہیں ہے۔

محرم کے مہینہ میں شادی بیاہ نہ کرنا:

بعض لوگوں میں یہ بات مشہور ہو گئی ہے کہ محرم کے مہینہ خصوصاً محرم کے شروع کے دس دنوں میں شادی بیاہ اور خوشی کی تقریبات وغیرہ کرنا حرام ہے اور اس مہینہ میں خوشی کی تقریبات کرنے میں خیر وبرکت نہیں ہوتی اور وہ کام منحوس

www.ahnafmedia.com

ہو جاتا ہے اس میں بعض پڑھے لکھے لوگ بھی مبتلاء ہیں۔ یہ سوچ غلط ہے کیونکہ شریعت میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ شریعت میں محرم یا کسی دوسرے مہینہ میں نکاح سے منع نہیں کیا گیا اور اس مہینہ میں زیادہ عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور نکاح بھی ایک عبادت ہے کیوں کہ نکاح سے اللہ کا قرب اور تقویٰ نصیب ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے: "اِذَا تَزَوَّجَ العَبدُ فَقَد کَمُلَ نِصفُ الدِّینِ فَلیَتَّقِ اللّٰہَ فِی النِّصفِ البَاقِی"

(شعب الایمان للبیہقی: ج4: ص:383: رقم الحدیث:5100)

ترجمہ: جب آدمی شادی کرتا ہے تو اس کا آدھا دین مکمل ہو جاتا ہے تو اس کو چاہیے باقی آدھے کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

لہٰذا اس ماہ میں نکاح کرنا ممنوع نہیں ہے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام پر سبیل لگانا:

بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کو لوگ محرم کے دس دنوں میں بڑی پابندی کے ساتھ کرتے ہیں مثلاً حضرت حسین کے نام پر سبیل لگانا اور کھانا پکا کر کھلانا اس کو ثواب کا کام سمجھا جاتا ہے لیکن اس میں کئی خرابیاں ہیں۔ محرم کے مہینے کو خاص طور پر پہلے عشرہ میں سبیلیں لگانا پانی شربت وغیرہ کو خاص کرنا یہ دین میں زیادتی ہے لوگ اس میں ایک غلط عقیدہ یہ بھی رکھتے ہیں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کربلا میں بھوکے پیاسے شہید ہوئے تھے یہ کھانا اور شربت ان کی پیاس کو بجھائے گا۔ یاد رکھیں اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

دس محرم کو کاروبار اور روزی میں تنگی کا تصور:

یہ کہا جاتا ہے کہ دس محرم کو کاروبار کرنے کی وجہ سے پورے سال روزی میں تنگی رہتی ہے۔ لہٰذا محرم کے دس دنوں میں کاروبار نہیں کرنا چاہیے۔ یہ عقیدہ

www.ahnafmedia.com

بناوٹی اور باطل ہے کیوں کہ شریعت میں ایسی کوئی ممانعت نہیں ہے۔ جہالت کی وجہ سے لوگ ان دنوں میں کاروبار چھوڑ کر ماتم اور نوحہ کی مجلس میں شرکت کرتے ہیں، حالانکہ یہی عمل روزی میں تنگی کا سبب ہے۔

نوحہ :

غم اور مصیبت میں آنسو بہہ جائیں اس پر شریعت میں کوئی منع نہیں لیکن نوحہ کرنا اور ماتم کرنا اور میت کے اوصاف کو بیان کر کے رونا گناہ ہے۔ کیونکہ نوحہ کرنے، چیخنے، چلانے، کپڑے پھاڑنے اور منہ پر طمانچے مارنے وغیرہ جیسے کام شریعت میں منع ہیں آج کل محرم میں ماتم اور نوحہ کیا جاتا ہے یہ صبر کے بھی خلاف ہے قرآن کریم نے خود صبر کی تلقین کی ہے:" وَاصبِر وَمَا صَبرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ " (نحل:127)

ترجمہ: آپ صبر کریں آپ کا صبر کرنا اللہ کے لیے ہے۔

ایک جگہ ارشاد ہے:"يٰاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا استَعِينُوا بِالصَّبرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ " (بقرہ:153)

ترجمہ: اے ایمان والو! نماز اور صبر کے ذریعے اپنے رب سے مدد طلب کرو، اس لئے کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

محرم میں قبرستان جانے کی پابندی کرنا:

بہت سے علاقوں میں یہ رسم موجود ہے کہ لوگ دس محرم کو قبرستان جاتے ہیں، قبروں کی لپائی کرتے ہیں، اس پر بتیاں جلاتے ہیں اور پھول دال دانے وغیرہ ڈالتے ہیں۔ ان کاموں کو خاص طور پر محرم کے دنوں میں کرنا اور ان دنوں میں مقصود سمجھنا بدعت ہے کیوں کہ شریعت نے ان کاموں کے لئے کوئی خاص دن مقرر نہیں کیا اور نہ ہی ان دنوں میں اس کی کوئی فضیلت بے ان کی ہے۔ لہٰذا اس سے بچنا چاہیے۔

www.ahnafmedia.com

خیالی روشنی

.....مولانا عبد اللہ معتصم

آپ کسی جنرل سٹور پر چلے جاتے ہیں۔ وہاں پر آپ پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ خریداری میں مصروف ہیں، ایسے میں کسی صنفِ نازک کی آواز آپ کی توجہ اور سوچ و فکر کا دائرہ اپنی جانب مبذول کراتی ہے، کسی کمپنی کی مصنوعات کا تعارف، خوبیاں اور فوائد و ثمرات کو اس انداز سے آپ کے سامنے پیش کرتی ہے کہ لمحہ بھر کے لئے آپ ذہنی اور قلبی تذبذب سے دوچار ہو جاتے ہیں۔

آپ اپنی گاڑی میں جارہے ہیں، سرخ بتی روشن ہو گئی، دیگر گاڑیوں کی طرح سے آپ بھی اپنی گاڑی روک دیتے ہیں۔ چوک میں نصب سائن بورڈ، اس پر بنتِ حوا کی بھڑکیلے لباس میں کھنچی گئی تصویریں، آپ کی نگاہوں کو آلودہ کر رہی ہیں، ان کا لباس، ہیئت اور رنگ ڈھنگ آپ کے ڈگمگاتے ہوئے ایمان کے لیے سوالیہ نشان بن جاتے ہیں۔

یہ رونا اور دکھڑا کسی خاص مقام اور جگہ کا نہیں، شامتِ اعمال کہ یہ مشاہداتی تصویریں آپ کو ہر گلی، چوک چوراہے اور قدم قدم پہ کھڑی دیکھنے کو ملتی ہیں۔ جاہلیت قدیمہ اور جاہلیت جدیدہ دونوں میں عورت کی تذلیل، بے وقعتی اور عدم توقیر کے حوالے سے کوئی فرق وامتیاز نہیں۔ حوا کی بیٹی ماضی میں یونانیوں کے ہاں برائی کا منبع، دور جہالت میں عربوں کے ہاں بے وقعت متاع اور اہل کلیسا اور کنیسہ کے ہاں ذلت و رسوائی کی علامت جانی جاتی تھی ۔ اس کے بر خلاف اسلام نے عورت کو معاشرے میں ایک باعزت کردار دیا، ماں کی صورت میں تقدس و توقیر، بہن کی صورت میں شفقت واحترام اور بیوی کی صورت میں پیار و محبت جیسی لازوال نعمتوں

www.ahnafmedia.com

سے نوازا اور اس کے مکمل حقوق سکھلائے اور ان کو ادا کرنے کا سبق دیا۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات صنفِ نازک کو مقدس آبگینوں کے مانند بتلاتی اور اس کی حفاظت کا حکم دیتی ہیں۔

موجودہ دور میں مغرب زدہ این جی اوز نے حقوق نسواں کے نام پر ایک طوفان بدتمیزی بپا کیا ہوا ہے، خواتین کو اسلام اور اسلامی احکام سے برگشتہ خاطر کرنے کے لیے یہ دجالی ہر کارے کیا حربے، کیا طریقے اپنا رہے ہیں، ایک واجبی سی نظر اس حقیقت پہ ڈالتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔

1: ذرائع ابلاغ کے ذریعے مخلوط محفلوں کی کہانیاں، خبریں اور رپورتاژ منظرِ عام پر لائی جارہی ہیں، الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے چلنے والے پروگرامز، ٹاک شوز اور ڈراموں فلموں میں خاندانی منصوبہ بندی اور جنسی آزادی کو خاص طور پر اجاگر اور نمایاں کیا جاتا ہے۔

2: باقاعدہ اور منظم طریقے سے عورتوں کی جنسی آزادی کے نام سے عدالتوں میں من پسند شادی کرنے کے مقدمات داخل ہیں تاکہ بین الاقوامی سطح پر جنسیت کی زیادہ سے زیادہ پذیرائی ہو۔

3: جنسی بے راہ روی کو فروغ دینے کے لیے مخلوط تعلیمی نظام کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہیں، جس کا نقد ثمرہ ہمیں یہ مل رہا ہے کہ ہماری نوجوان نسل ذہنی طور پر مادر پدر آزاد معاشرے کو قبول کر چکی ہے بلکہ انسانیت سے گری ہوئی اس تہذیب کو اپنا آئیڈیل سمجھ بیٹھی ہے۔

اس بات سے انکار نہیں کہ بعض حالات و واقعات میں طلب معاش کے لیے عورت کا چار دیواری سے باہر آنا مجبوری ہوتی ہے لیکن اس کے لیے حدود شرع کو پامال کرنا اور احکام الٰہی کا سر عام عملی استہزاء کرنا کہاں کی دانشمندی ہے؟ اسلام دین

www.ahnafmedia.com

فطرت ہے۔ اس کی روشن، واضح اور غیر مبہم تعلیمات ہر خاص وعام، مرد وعورت کے لیے قابل عمل تھیں، ہیں اور رہیں گی۔ کمی اور فتور انسان کی اپنی ذات اور عقل میں ہوتی ہیں اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان خواتین اپنی عفت وعصمت کا پاس رکھیں اور پردے کی اہمیت اور ضرورت کو اسلام کی آفاقی تعلیمات کی روشنی میں سمجھنے کی مکمل کوشش کریں۔

ایک صاحبِ ایمان، باحیا خاتون کا لباس اسلامی نقطہ نگاہ میں کیا اہمیت رکھتا ہے؟ آیئے اس سوال کا جواب قرآن وسنت کی روشنی میں ڈھونڈتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ ان عورتوں پر رحم فرمائے جنہوں نے اسلام کے ابتدائی دور میں (مکہ سے مدینہ) ہجرت کی، جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت (ترجمہ: مومنات عورتیں بُکل مارے اپنی چھاتیوں پر) نازل فرمائی تو انہوں نے اپنی موٹی چادروں کو کاٹ کر دوپٹے بنا لیے۔ مفسرین نے لکھا ہے کی ایام جاہلیت میں عورتیں سر پر دوپٹہ ڈال کر باقی حصہ کمر پر ڈال دیا کرتی تھیں اس کے برعکس مسلمان عورتوں کو یہ حکم ہوا کہ سر سمیت سینہ اور گلے پر بھی دوپٹہ ڈالیں۔ یہ سن کر صحابیات نے موٹی چادریں کاٹ کر دوپٹے بنا لیے کیونکہ باریک کپڑے سے سر اور بدن کا پردہ نہ ہو سکتا تھا۔

ایک دوسری حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جہنم کے دو گروہ ایسے ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا۔ پہلا طبقہ وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے، جن سے وہ لوگوں کو ناحق ماریں گے۔ دوسرا طبقہ وہ عورتیں ہیں جو بظاہر کپڑے پہنے ہوئی ہوں گی لیکن پھر بھی ننگی ہوں گی، مردوں کو اپنے طرف مائل کرنے والی ہوں گی اور خود بھی ان کی جانب میلان رکھنے والی ہوں گی، ان کے سر بڑے بڑے اونٹوں کے

www.ahnafmedia.com

کوہانوں کی طرح ہوں گے (سر پر بالوں کا جوڑا بنانے کی وجہ سے) وہ جنت میں داخل نہ ہو سکیں گی اور نہ وہاں کی خوشبو پا سکیں گی حالانکہ اس کی خوشبو اتنے اتنے فاصلے سے آتی ہو گی۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث:2128)

کتنی سخت وعید ہے ان عورتوں کے لیے جو اسلامی احکام و معاشرت سے منہ موڑ کر جدت پسندی اور باطل رسوم و رواج میں لتھڑی ہوئی خواہشات کی زندگی گزار رہی ہیں۔ کیا آج کی عورت دوبارہ یونان اور عرب جاہلیت دور کی ذلیل زندگی پر آمادہ نظر نہیں آرہی؟ کیا دخترانِ ملت؛ مغرب کے دام تزویر کا شکار نہیں لگ رہی؟ کیا ہماری یہ بہنیں اس مغرب کی تہذیب میں ڈوب کر ابھرنا چاہتی ہیں جہاں سورج بھی جا کر ڈوب جاتا ہے؟

یاد رکھیں! جب تک اسلام کی تعلیمات کو نہیں اپنایا جائے گا، جب تک پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن فرمودات اور اہل بیت نبی کے طرز زندگی کو اپنے آپ پر، اپنے گھر بار اور ماحول و معاشرے پر لاگو نہیں کیا جاتا اس وقت تک یونہی بے حیائی پھیلتی رہے گی۔ اس وقت تک عورت کی عزت تار تار ہوتی رہے گی۔ اس لیے ہمیں غیر مسلموں کا کلچر اپنانے کی بجائے اسوہ رسول پر عمل کرنا ہو گا۔

معاشرے کی اس حالت زار، اور خیالی روشنی کے حامل روشن خیالوں کے افکار پر حفیظ جالندھری کے یہ اشعار تبصرے کا روپ دھار گئے ہیں:

اب مسلمانوں میں بھی نکلے ہیں کچھ روشن خیال
جن کی نظروں میں حجابِ صنف نازک ہے وبال
چاہتے ہیں بیٹیوں ، بہنوں کو عریاں دیکھنا
محفلیں آباد لیکن گھر کو ویراں دیکھنا

www.ahnafmedia.com

گناہ چھوڑنے کی خوشبو

.....اہلیہ مفتی شبیر احمد

وہ عورت روز اس نوجوان کو دیکھتی لیکن وہ بغیر اس کی طرف دیکھے سر جھکا کر اس کی گلی سے گزر جاتا، دیکھنے میں وہ کسی دینی مدرسے کا طالب علم لگتا تھا لیکن اتنا خوبصورت تھا کہ وہ دیکھتے ہی اسے اپنا دل دے بیٹھی اور اب چاہتی تھی کہ وہ کسی طرح اس پر نظر التفات ڈالے مگر وہ اپنی مستی میں مگن سر جھکائے زیر لب کچھ پڑھتا ہوا روزانہ ایک مخصوص وقت پر وہاں سے گزرتا اور کبھی آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھتا۔

اس عورت کو اب ضد سی ہوگئی تھی وہ حیران تھی کہ کوئی ایسا نوجوان بھی ہو سکتا ہے جو اس کی طرف نہ دیکھے اور اسے ایسا سوچنے کا حق بھی تھا وہ اپنے علاقے کی سب سے امیر اور خوبصورت عورت تھی۔ خوبصورت اتنی کہ جب وہ باہر نکلتی تو لوگ اسے بے اختیار دیکھنے پر مجبور ہو جاتے۔ اسے حیرت تھی کہ جس کی خوبصورتی کو دیکھنے کے لیے لوگ ترستے ہیں وہ خود کسی کو پسند کرے اور وہ مائل نہ ہو، اس کی طرف دیکھنا گوارہ نہ کرے۔ اپنی اَنا کی شکست اور خوبصورتی کی توہین پر وہ پاگل ہوگئی اور کوئی ایسا منصوبہ سوچنے لگی جس سے وہ اس نوجوان کو حاصل کر سکے اور اس کا غرور توڑ سکے۔ آخر کار شیطان نے اسے ایک ایسا طریقہ سجھا دیا جس میں پھنس کر وہ نوجوان اس کی بات مانے بنا رہ ہی نہیں سکتا تھا۔

آج جب وہ نوجوان اس گلی سے گزرنے لگا تو ایک عورت اس کے قریب آئی اور کہنے لگی: ”بیٹا! میری مالکن تمہیں بلا رہی ہے۔“ نوجوان نے کہا: ”اماں جی! آپ کی مالکن کو مجھ سے کیا کام ہے؟“ اس عورت نے کہا: ”بیٹا! اس نے تم سے کوئی مسئلہ پوچھنا ہے وہ مجبور ہے خود باہر نہیں آسکتی۔“ نوجوان اس عورت کے ساتھ چلا گیا

www.ahnafmedia.com

اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ جو عورت اسے بلا رہی ہے اس کا منصوبہ کیا ہے؟ وہ کیا چاہتی ہے؟ وہ تو اپنی فطرتی سادہ دلی کی وجہ سے اس کی مدد کرنے کے لیے اس کے گھر آگیا اس کے ذہن میں تھا کہ شاید کوئی بوڑھی عورت ہے جو اپنی کسی معذوری کی وجہ سے باہر آنے سے قاصر ہے۔

نوکرانی نے اسے ایک کمرے میں بٹھایا اور انتظار کرنے کا کہہ کر چلی گئی، تھوڑی دیر بعد کمرے میں وہی عورت داخل ہوئی نوجوان کی بے اختیار جب اس پر پہلی نظر پڑی تو اس نے فوراً اپنی نظریں جھکالی کیونکہ اندر آنے والی عورت بہت خوبصورت تھی۔ نوجوان نے پوچھا: جی بی بی! آپ نے کون سا مسئلہ پوچھنا ہے؟ اس کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ آگئی اس نے اپنے دل کا حال کھول کر رکھ دیا اور کہا کہ میری سب سے بڑی خواہش ہے کہ میں ایک دفعہ تمہیں حاصل کرلوں۔

نوجوان یہ بات سن کر کانپ گیا اور کہنے لگا اللہ کی بندی اللہ سے ڈرو کیوں گناہ کی طرف مائل ہو رہی ہو؟ اس نے عورت کو بہت سمجھایا لیکن عورت پر تو شیطان سوار تھا اس نے کہا کہ یا تو تم میری خواہش پوری کرو گے یا پھر میں شور مچاؤں گی کہ تم زبردستی میرے گھر میں داخل ہوئے اور میری عزت پر حملہ کیا۔

نوجوان یہ بات سن کر بہت پریشان ہوا، اسے اپنی عزت کسی بھی طرح محفوظ نظر نہیں آرہی تھی، اس کی بات مانتا تو گناہ گار ہوتا نہ مانتا تو لوگوں کی نظر میں برا بنتا۔ وہ علاقہ جہاں لوگ اس کی شرافت کی مثالیں دیا کرتے تھے وہاں پر اس پر اس قسم کا الزام لگ جائے یہ اسے گوارہ نہیں تھا، وہ عجیب مصیبت میں پھنس گیا تھا۔

دل ہی دل میں وہ اپنے اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور اللہ سے مدد چاہی تو اس کے ذہن میں ایک ترکیب آگئی اس نے عورت سے کہا کہ ٹھیک ہے میں تمہاری خواہش پوری کرنے کے لیے تیار ہوں لیکن پہلے مجھے بیت الخلاء جانے کی حاجت ہے۔

www.ahnafmedia.com

عورت نے اسے بیت الخلاء کا بتا دیا اس نوجوان نے اندر جا کر ڈھیر ساری غلاظت اپنے جسم پر مل لی اور باہر آ گیا، عورت اسے دیکھتے ہیں چلا اٹھی یہ تم نے کیا کیا ظالم ؟ مجھ جیسی نفیس طبعیت والی کے سامنے اتنی گندی حالت میں آ گئے ؟ دفع ہو جاؤ! نکل جاؤ! میرے گھر سے۔ نوجوان فوراً اس کے گھر سے نکل گیا اور قریب ہی ایک نہر پر اپنے آپ کو اور اپنے کپڑوں کو اچھی طرح پاک کیا اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہوا واپس مدرسے چلا گیا۔

نماز کے بعد جب وہ سبق میں بیٹھا تو تھوڑی دیر بعد استاد نے کہا کہ آج تو بہت پیاری خوشبو آ رہی ہے کس طالب علم نے خوشبو لگائی ہے ؟ وہ نوجوان سمجھ گیا کہ اس کے جسم سے ابھی بدبو گئی نہیں اور استاد جی طنز کر رہے ہیں، وہ اپنے آپ میں سمٹ گیا اور اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد استاد جی نے پھر پوچھا کہ یہ خوشبو کس نے لگائی ہے ؟ لیکن وہ خاموش رہا آخر کار استاد نے سب کو ایک ایک کر کے بلایا اور خوشبو سونگھنے لگے۔ اس نوجوان کی باری آئی تو وہ بھی سر جھکا کر استاد کے سامنے کھڑا ہو گیا، استاد نے اس کے کپڑوں کو سونگھا تو وہ خوشبو اس کے کپڑوں سے آ رہی تھی استاد نے کہا کہ تم بتا کیوں نہیں رہے تھے کہ یہ خوشبو تم نے لگائی ہے ؟ نوجوان رو پڑا اور کہنے لگا استاد جی اب اور شرمندہ نہ کریں مجھے پتا ہے کہ میرے کپڑوں سے بدبو آ رہی ہے لیکن میں مجبور تھا اور اس نے سارا واقعہ استاد کو سنایا۔

استاد نے کہا کہ میں تمہارا مذاق نہیں اڑا رہا خدا کی قسم ! تمہارے کپڑوں سے واقعی ہی ایسی خوشبو آ رہی ہے جو میں نے آج سے پہلے کبھی نہیں سونگھی اور یقیناً یہ اللہ کی طرف سے ہے کہ تم نے اپنے آپ کو گناہ سے بچانے کے لیے اپنے آپ کو گندگی لگانا پسند کر لیا لیکن اللہ نے اسی گندگی کو ایک ایسی خوشبو میں بدل دیا جو کہ اس دنیا کی نہیں لگتی۔ کہتے ہیں کہ اس نوجوان کے ان کپڑوں سے ہمیشہ ہی وہ خوشبو آتی رہتی۔

www.ahnafmedia.com

قسطنطنیہ کی فتح

.....ابن ساقی

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی اپنے سفر نامے کی روداد پر مبنی کتاب "جہانِ دیدہ" میں لکھتے ہیں: سلطان محمد فاتح رحمہ اللہ کا شمار تاریخ اسلام کے اولو العزم مجاہدین اور نامور فاتحین میں ہوتا ہے۔ یہ مدبر حکمران خلافت عثمانیہ کا خلیفہ تھا۔ مسند خلافت سنبھالتے ہی سلطان محمد فاتح نے قسطنطنیہ پر حملے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ قسطنطنیہ اس زمانے میں بازنطینیوں کا سب سے مضبوط شہر تھا اور ناقال تسخیر سمجھا جاتا تھا۔ فاتح سے پہلے بھی کئی حکمران قسطنطنیہ فتح کرنے کی کوشش کر چکے تھے، مگر انہیں ناکامی ہوئی۔ قسطنطنیہ درہ باسفورس، بحیرہ مرمرہ اور گولڈن ہارن نامی سمندر میں گھرا ہوا تھا صرف اس کے مشرقی جانب خشکی تھی۔ اس لیے اس پر کامیاب حملوں کے لیے ایک طاقتور بحری بیڑہ ناگزیر تھا۔

سلطان فاتح نے 140 کشتیوں پر مشتمل ایک بحری بیڑہ تیار کیا، نیز قسطنطنیہ کی مضبوط دیواروں کو توڑنے کے لیے پیتل کی ایک ایسی توپ تیار کی جس کے برابر اس وقت روئے زمین کوئی اور توپ نہ تھی۔ اس توپ سے ڈھائی فٹ قطر کا وزنی گولہ ایک میل دور پھینکا جا سکتا تحا۔ ان تیاریوں کے بعد سلطان نے قسطنطنیہ کے مشرقی خشکی والے جانب سے شہر کا محاصرہ کر لیا مگر قسطنطنیہ کی جنوبی دیوار اور بندر گاہ کا محاصرہ کرنا بھی ضروری تھا۔ قسطنطنیہ کا محل وقوع کچھ ایسا تھا کہ یہاں کی بندر گاہ تک پہنچنے کے لیے گولڈن ہارن نامی سمندر سے گزرنا پڑتا تھا، لیکن اہل قسطنطنیہ نے اس سمندر کے راستے پر لوہے کی ایک ایسی زنجیر باندھ رکھی تھی کہ کوئی جہاز گولڈن ہارن میں داخل نہ ہو سکتا تھا۔ سلطان فاتح کی خواہش و کوشش یہی تھی کہ کسی طرح اس کے کچھ جہاز

www.ahnafmedia.com

آبنائے باسفورس کے گولڈن ہارن میں داخل ہو جائیں، تاکہ شہر پر بندر گاہ کے راستے سے بھی حملہ کیا جاسکے، مگر ایسا ممکن نہیں تھا۔ اہل قسطنطنیہ نے گولڈن ہارن کے دہانے پر آہنی زنجیریں باندھ رکھی تھیں اور ان کے حفاظت و مدافعت کے لیے ان کے بحری جہاز اور توپیں بھی وہاں موجود تھیں۔

سلطان فاتح نے اس صورت حال پر غور و فکر کر کے ایک ایسا فیصلہ کیا، جو دنیا کی عسکری تاریخ کا سب سے منفرد، یادگار اور زندہ جاوید فیصلہ بن گیا۔ تدبیر یہ تھی کہ بحری جہازوں کو دس میل خشکی پر چلا کر گولڈن ہارن تک پہنچایا جائے۔ یہ دس میل سخت ناہموار اور دشوار گزار راستوں پر مشتمل تھا، مگر سلطان کی عالی ہمتی دیکھیں کہ اس نے یہ عجوبہ صرف ایک رات میں کر دکھایا۔ اس نے خشکی کے راستے پر لکڑی کے تختے بچھوائے، ان کو چکنا اور ملائم کرنے کے لیے ان پر چربی ملوائی اور پھر 70 جہازوں کو باسفورس سے یکے بعد دیگرے ان تختوں پر چڑھا دیا۔ ہر کشتی میں دو ملاح تھے۔ ہوا کی مدد لینے بادبان کھول دیے گیے۔ ان جہاز نما کشتیوں کو رات کے اندھیرے میں بیل اور آدمی تختوں پر کھینچتے رہے اور بالآخر صبح سے پہلے یہ تمام جہاز نما کشتیاں چربی کے تختوں پر سفر کرتے گولڈن ہارن کے بالائی علاقے تک پہنچ گئیں۔

دشمن کو خبر ہی نہیں ہوئی کہ سلطان فاتح راتوں رات اپنی 70 کشتیاں اور بھاری توپ خانہ لے کر گولڈن ہارن اتار چکا ہے۔ پھر سلطان نے قسطنطنیہ کی بندر گاہ محاصرہ کر کے ایک فیصلہ کن جنگ لڑی، جس میں بالآخر قسطنطنیہ فتح ہوا، سلطان فاتح کا خشکی پر جہاز چلانا اتنا حیرت انگیز ہے کہ مغربی مورخ بھی حیران ہوتے ہیں۔ نامور تاریخ دان "ایڈورڈ گبن" نے تو اس واقعہ کو معجزہ قرار دیا ہے۔ الغرض یہ مسلمانوں کی شاندار تاریخ کی جھلک دکھاتا ہے، جب کبھی ہم دریاؤں میں گھوڑے دوڑا دیتے تھے تو کبھی خشکیوں پر جہاز چلا دیتے تھے۔

www.ahnafmedia.com

تیسرے سوال کا جواب

معظمہ کنول.....

ایک بادشاہ نے اپنے وزیر کو آدھی سلطنت دینے کو کہا لیکن ساتھ میں کچھ شرائط بھی عائد کیں، وزیر نے لالچ میں آکر شرائط جاننے کی درخواست کی بادشاہ نے شرائط 3 سوالوں کی صورت میں بتائیں۔

سوال نمبر 1: دنیا کی سب سے بڑی سچائی کیا ہے؟

سوال نمبر 2: دنیا کا سب سے بڑا دھوکہ کیا ہے؟

سوال نمبر 3: دنیا کی سب سے میٹھی چیز کیا ہے؟

بادشاہ نے اپنے وزیر کو حکم دیا کہ وہ ان تین سوالوں کے جواب ایک ہفتہ کے اندر اندر بتائے بصورت دیگر سزائے موت سنائی جائے گی۔

وزیر نے سب پہلے دنیا کی بڑی سچائی جاننے کے لئے ملک کے تمام دانشوروں کو جمع کیا اور ان سے اس سوال کا جواب مانگا۔ انہوں نے اپنی اپنی نیکیاں گنوائیں لیکن کسی کی نیکی بڑی اور کسی کی چھوٹی نکلی لیکن سب سے بڑی سچائی کا پتہ نہ چل سکا۔

اس کے بعد وزیر نے دنیا کا سب سے بڑا دھوکہ جاننے کے لئے کہا تو تمام دانشور اپنے دیے ہوئے فریب کا تذکرہ کرتے ہوئے سوچنے لگے کہ کس نے کس کو سب سے بڑا دھوکہ دیا؟ لیکن وزیر اس سے بھی مطمئن نہیں ہوا اور سزائے موت کے خوف سے بھیس بدل کر وہاں سے فرار ہو گیا۔

چلتے چلتے رات ہو گئی، اسی دوران اس کو ایک کسان نظر آیا جو کھرپی سے زمین کھود رہا تھا۔ کسان نے وزیر کو پہچان لیا، وزیر نے اس کو اپنی مشکل بتائی جسے سن کر کسان نے اس کے سوالوں کے جواب کچھ یوں دیے۔

www.ahnafmedia.com

1: دنیا کی سب سے بڑی سچائی موت ہے۔

2: دنیا کا سب سے بڑا دھوکہ زندگی ہے۔

تیسرے سوال کا جواب بتانے سے پہلے کسان نے کہا کہ میں اگر تمہارے سارے سوالوں کے جواب بتادوں تو مجھے کیا ملے گا؟ سلطنت تو تمہارے ہاتھ آئے گی۔

یہ سن کر وزیر نے اسے بیس گھوڑوں کی پیش کش کی اور اسے ہی اصطبل کا نگران بنانے کی بھی پیش کش کی۔ کسان نے یہ سن کر جواب دینے سے انکار کر دیا۔

وزیر نے سوچا کہ یہ تو آدھی سلطنت کا خواب دیکھ رہا ہے۔ وزیر جانے لگا تو کسان بولا کہ اگر بھاگ جاؤ گے تو ساری زندگی بھاگتے رہو گے اور بادشاہ کے بندے تمہارا پیچھا کرتے رہیں گے اور اگر پلٹو گے تو جان سے مارے جاؤ گے۔

یہ سن کر وزیر رک گیا اور کسان کو آدھی سلطنت کی پیش کش کی لیکن کسان نے اسے لینے سے بھی انکار کر دیا۔ اتنے میں ایک کتا آیا اور پیالے میں رکھے ہوئے دودھ میں سے آدھا پی کر چلا گیا۔

کسان نے وزیر سے کہا مجھے آدھی سلطنت نہیں چاہیے بس تم اس بچے ہوئے دودھ کو پی لو تو میں تمہارے تیسرے سوال کا جواب بتادوں گا۔

یہ سن کر وزیر تلملا گیا مگر اپنی موت اور جاسوسوں کے ڈر سے اس نے دودھ پی لیا۔ وزیر نے دودھ پی کر کسان کی طرف دیکھا اور اپنے سوال کا جواب مانگا تو کسان نے کہا کہ

دنیا کی سب سے میٹھی چیز انسان کی غرض ہے جس کے لئے وہ ذلیل ترین کام بھی کر جاتا ہے۔

www.ahnafmedia.com

عزت نفس اور باہمی احترام

مرکز اصلاح النساء 87 جنوبی سرگودھا میں میرے شوہر نامدار متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ تعالیٰ ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار صبح 9 بجے خواتین کے حلقے میں بیان فرماتے ہیں۔ افادہ عام کی غرض سے پیش خدمت ہے۔

.....ضبط و ترتیب: اہلیہ مولانا محمد الیاس گھمن

منتظمہ مرکز اصلاح النساء، سرگودھا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ أَعْمَالِنَا . مَنْ یَھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ، وَمَنْ یُضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ، وَنَشْھَدُ أَنْ لاَ إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ أَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا اَمَّابَعْدُ .فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَی أَنْ یَکُوْنُوا خَیْرًا مِنْھُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَی أَنْ یَکُنَّ خَیْرًا مِنْھُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْإِیْمَانِ وَمَنْ لَمْ یَتُبْ فَأُولٰئِکَ ھُمُ الظَّالِمُوْنَ ○ یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا کَثِیْرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا أَیُحِبُّ أَحَدُکُمْ أَنْ یَأْکُلَ لَحْمَ أَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ وَاتَّقُوا اللّٰہَ إِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَحِیْمٌ ○ یَا أَیُّھَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاکُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَأُنْثٰی وَجَعَلْنَاکُمْ شُعُوْبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ أَتْقَاکُمْ إِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ○

(الحجرات:13،12،11)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی

www.ahnafmedia.com

آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

دینی احکامات اور اس کے مخاطبین:

پارہ نمبر 26 سورۃ الحجرات کی تین آیات میں نے تلاوت کی ہیں۔ ان آیات کریمہ میں اللہ رب العزت نے دین کے احکامات عطاء فرمائے ہیں اور ان آیات میں اللہ رب العزت نے بعض احکام بیان فرماتے وقت مردوں کو الگ خطاب کیا ہے اور خواتین کو الگ خطاب کیا ہے۔ آیت نمبر 11 میں اللہ رب العزت نے تین باتیں ارشاد فرمائی ہیں اور یہ تین باتیں ایسی ہیں جو نہایت اہم ہیں، اسی طرح اگلی آیت، آیت نمبر 12 میں بھی اللہ رب العزت نے تین باتیں نہایت اہم ارشاد فرمائی ہیں اور آیت نمبر 13 میں خلاصہ بیان فرمایا ہے بات کو سمجھانے کے لیے۔

تمسخر، عیب، برے القاب اور دل آزاری:

آیت نمبر 11 میں فرمایا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ اے ایمان والو! تم میں سے بعض لوگ دوسرے بعض لوگوں سے مذاق ٹھٹھہ اور تمسخر نہ کریں۔ ہو سکتا ہے جن کا تم مذاق اڑاتے ہو وہ تم سے بہتر ہوں۔ اسی طرح وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ بعض عورتیں بھی دوسری بعض عورتوں کا مذاق نہ اڑائیں، ہو سکتا ہے یہ جو مذاق اڑانے والی ہے یہ بہتر نہ ہو بلکہ وہ بہتر ہو جن کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ اسی طرح کسی پر عیب نہ لگاؤ، طعنہ نہ دو اور برے برے نام رکھ کے ان کے لقب نہ دیا کرو۔ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ایمان لانے کے بعد بہت برا اور بڑا گناہ ہے کہ آدمی ایسا لفظ کسی کے لیے بولے جس سے نفرت آتی ہو اور جو شخص اس سے توبہ نہ کرے وہ

www.ahnafmedia.com

بہت بڑا ظالم ہے۔

بد گمانی، جاسوسی اور غیبت:

آیت نمبر 12 میں فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ اے ایمان والو! آپس میں "بد گمانیوں" سے بچا کرو، إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ اس لیے کہ بعض گمان جو غلط ہوں گناہ ہوتے ہیں۔ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اور کسی کی "راز کی باتیں" تلاش نہ کیا کرو! اور تم ایک دوسرے کی "غیبت" بھی نہ کیا کرو۔

مردہ بھائی کا گوشت کھانا:

أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ کیا تم میں سے کوئی بندہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ تم اس کو پسند نہیں کرتے تمہیں گھن آتی ہے لہذا اپنے بھائی کی غیبت بھی نہ کرو وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ تم اللہ سے ڈرو بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔

تخلیق، خاندان و قبائل اور حقیقی عزت:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى اے لوگو ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا فرمایا۔ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا اور تمہاری ذاتیں ار تمہارے قبیلے بنائے تا کہ ایک دوسرے کو پہچانیں إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ۔ اللہ تعالی کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے کہ جو تم میں سے زیادہ متقی ہے اللہ سب کچھ جانتے ہیں اور اللہ کریم بالکل باخبر ہیں۔ تو یہ تین آیات میں نے تلاوت کی ہیں ان تین آیات میں اللہ پاک نے جو چیزیں بیان فرمائی ہیں ان میں سے پہلی چیز ہے تمسخر اور مذاق اڑانا۔

www.ahnafmedia.com

تمسخر اور مذاق کی مختلف صورتیں:

علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے "الجامع الاحکام القرآن "میں لکھا ہے کہ کسی شخص کی تحقیر اور توہین کے لیے اس کے کسی عیب کو اس طرح ذکر کرنا جس سے لوگ ہنسنے لگیں اس کو "تمسخر اور استہزاء" کہتے ہیں اور یہ تمسخر جیسے زبان سے ہوتا ہے ایسے ہی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ہوتا ہے، آپ کسی کی چلتے ہوئے نقل اتاریں، کسی کے بولنے کی نقل اتاریں، کسی کے ہاتھ کے اشارے کی نقل اتاریں، جس سے اس کی تحقیر مقصود ہو یہ تمسخر ہے، اللہ پاک اس کو حرام فرمایا ہے اس سے بچنا چاہیے۔

الزام تراشی اور بُرے القاب دینے کی ممانعت:

اسی طرح دوسری بات اللہ رب العزت نے فرمائی کہ تم کسی پر "الزام" لگانے کسی پر مذاق اڑانے اور کسی کے بارے میں "برالقب دینے" سے بہت بچا کرو ! اس کی سخت ممانعت ہے۔

اللہ رب العزت نے اس آیت میں مردوں کو مستقل طور پر خطاب فرما کر منع کیا ہے اور عورتوں کو مستقل طور پر خطاب کر کے منع فرمایا ہے۔ کیوں ؟اس لیے کہ مرد بھی یہ کام کرتے ہیں اور عورتیں بھی یہ کام کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے سب کو منع فرمایا ہے اور بات سمجھائی ہے کہ کوئی عورت جس کسی دوسری عورت کا مذاق اڑاتی ہے ہو سکتا ہے وہ اپنے اعمال کی وجہ سے اس سے بہتر ہو، تو بتاؤ اس کا تمہیں کیا فائدہ؟ اللہ ہی جانتے ہیں کہ تم سے بہتر کون ہے اس لیے مذاق نہیں اڑانا چاہیے۔

آیت کا حاصل:

آیت کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے بدن یا صورت یا قد و قامت وغیرہ میں کوئی عیب نظر آئے تو کسی کو اس پر ہنسنے اور استہزاء کرنے کی جرات نہیں

www.ahnafmedia.com

کرنی چاہیئے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ شاید وہ اپنے اخلاص اور نیک اعمال کی وجہ سے اللہ کے ہاں اس سے بہتر اور افضل ہو۔

عمرو بن شرحبیل کی حالت:

مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمہ اللہ نے تفسیر معارف القرآن میں لکھا ہے:
ہمارے اکابر نے جب یہ آیت سنی تو ان کا حال یہ تھا کہ عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کو بکری کے تھنوں سے منہ لگا کر دودھ پیتا دیکھوں اور اس پر مجھے ہنسی آجائے تو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں بھی ایسا ہی نہ ہو جاؤں۔

عبداللہ بن مسعود کی حالت:

فقیہ الامت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں کسی کتے کے ساتھ بھی استہزاء کروں تو ڈرتا ہوں کہ میں خود کتا نہ بنا دیا جاؤں اس قدر ڈرتا ہوں جب ہم کسی

- لولہے، لنگڑے کا مذاق کریں اللہ ہمیں ایسا نہ بنادے۔
- کالے کا مذاق اڑائیں اللہ ہمیں ویسا نہ بنادے۔
- کسی معذور کا کریں اللہ ہمیں ویسا نہ بنادے۔
- اندھے پر مذاق اڑائیں اللہ ہمیں ویسا ہی نہ بنادے۔

اللہ کو ساری قدرتیں حاصل ہیں، اس لیے بہت زیادہ بچنا چاہیئے۔

اللہ تعالی کی نگاہ قلوب مسلم پر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحیح مسلم شریف میں حدیث موجود ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی مسلمانوں کی صورتوں اور ان کی دولت پر نظر نہیں فرماتے بلکہ اللہ مسلمان کے قلوب اور اعمال کو دیکھتے ہیں۔

www.ahnafmedia.com

کسی کو کم نگاہ سے نہ دیکھ:

اسی طرح امام قرطبی نے اس حدیث کے متعلق فرمایا اس حدیث سے قاعدہ معلوم ہوا کہ شخص کے معاملے میں اس کے ظاہری حال کو دیکھو کس حکم نہیں لگانا چاہیئے کیونکہ ہو سکتا ہے ظاہر میں تمہیں کچھ اور نظر آتا ہو اور اس کا باطن اللہ کے ہاں بہت بہتر ہو۔ اس لیے آدمی کو اس سے بہت زیادہ بچنا چاہیئے اور اپنے اعمال کی فکر کرنی چاہیئے اور دوسرے کو حقیر سمجھنے کی بالکل اجازت نہیں ہے۔

عیب جوئی کا مرض:

دوسری چیز جس کی اس آیت میں ممانعت آتی ہے وہ ہے "لمز" اس آیت میں اللہ پاک نے فرمایا وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ۔

اسی طرح قرآن کریم میں ہے وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ (النساء:29)

یہ آیت سمجھنے کی ہے فرمایا وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ تم اپنے عیب نہ نکالو اسی طرح فرمایا وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔

اپنا قتل اور اپنے عیب؟

انسان خود کو تو قتل نہیں کرتا، اپنے عیب تو نہیں نکالتا پھر اس کا کیا مطلب یہ ہے کہ اپنے عیب نہ نکالو، اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ معارف القرآن میں لکھتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ دیکھو آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کرو، ایک دوسرے کو طعنہ نہ دو اور اس انداز میں بات کیوں کی ہے؟ جب انسان دوسرے کو قتل کرتا ہے تو گویا خود کو قتل کرتا ہے، کیوں؟ جب اس نے دوسرے کو مارنا ہے تو دوسرے اس کو ماریں گے، اسی طرح جب انسان کسی اور کا عیب نکالتا ہے تو گویا اپنے عیب نکالتا ہے، جب آپ کسی کو طعنہ دیں گے وہ دوسری

www.ahnafmedia.com

آپ کو طعنہ دیں گے تو گویا آپ نے اپنے عیب نکالے ہیں۔

لوگوں کی آنکھیں اور تمہارے عیب:

جیسے بعض علمائے کرام فرماتے ہیں :وفيك عيوب وللناس اعين تم عیب موجود ہیں اور لوگوں کی آنکھیں ان کو دیکھتی ہیں اور تمہیں نظر نہیں آتے۔ تو جب انسان دوسرے کو قتل کرتا ہے، تو اس کے حامی اس کو ماریں گے۔ گویا اس نے خود کو مار دیا ہے، جب دوسرے کے عیب نکالتا ہے دوسرے اس کے عیب نکالیں گے گویا اس بندے نے اپنے عیب خود نکالے ہیں اس لیے انسان کو اپنا خیال کرنا چاہیئے۔

میں عیب کیوں نکالوں ؟:

پھر یہ بھی سوچے کہ جب میں دوسروں کے عیب نکالتا ہوں تو میرے اندر کتنے عیب ہیں، اللہ کتنا ستّار (عیب چھپانے والا) ہے، اللہ نے پردہ ڈالا ہوا ہے میرے عیوب اللہ پاک نے پردے میں چھپادیے ہیں، تو مجھے خیال کرنا چاہیئے۔ جب اللہ میرے عیب پردے میں چھپاتا ہے تو میں دوسرے کے عیب کیوں نکالوں؟

چشم پوشی سے کام لیں:

اس لیے انسان کی خوش قسمتی اور سعادت مندی ہوتی ہے کہ انسان اپنے عیب کو دیکھے اور دوسرے پر چشم پوشی کرے اور اگر عیب دیکھ بھی لے تو چھپائے۔

تین انگلیاں کیا کہتی ہیں ؟:

دیکھو ہمارے بڑے فرماتے ہیں کہ جب ہم انگلی کے ساتھ کسی کے عیب کی طرف اشارہ کرتے ہیں ہماری ایک انگلی اُدھر جاتی ہے تو تین انگلیاں ہماری طرف آتی ہیں ایک انگلی کہتی ہے اُسے دیکھو تو تین کہتی ہیں خود کو دیکھو۔ اس لیے کسی کے عیب نکالنے سے پہلے انسان کو کئی بار سوچنا چاہیئے کہ میرے اندر کتنے عیب موجود ہیں؟ اور

www.ahnafmedia.com

جب انسان اپنے عیبوں کی فکر کرتا ہے تو پھر دوسرے کے عیبوں کو بھول جاتا ہے۔

پڑی اپنی برائیوں پر جو نظر

ہندوستان کا آخری بادشاہ بہادر شاہ ظفر گزرا ہے اس کی اس وقت بھی رنگون (برما) میں قبر ہے۔ اب تو برما کا نام ہی بدل گیا ہے اب یہ "میانمار" کے نام سے مشہور ہے ینگون میں بہادر شاہ ظفر مرحوم کی قبر ہے۔ میں جب برما کے دورہ پر اس سال گیا ہوں تو میں نے اس کی قبر پر جاکر دیکھا ہے۔ وہاں اس کے اشعار بھی موجود ہیں بہادر شاہ ظفر نے کہا تھا۔

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنی خبر
رہے دیکھتے لوگوں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پہ جو نظر
تو جہاں میں کوئی برا نہ رہا

جب اپنے عیب سامنے آئے تو پتا چلا کہ سب سے بُرے ہم ہیں اور جب تک اپنے عیب پر نظر نہیں پھر انسان دوسروں کے عیب کو ٹٹولتا ہے۔ اس لیے اللہ کے لیے دوسروں کے عیب ڈھونڈنے کی بجائے ہمیں اپنے عیب ختم کرنے کی فکر کرنی چاہیئے۔

اللہ کی ناراضگی کا سبب:

اس آیت میں اللہ پاک نے تیسری بات فرمائی ہے کہ کسی دوسرے کو برے لقب سے پکارنا منع ہے۔ مثلاً

- ایک آدمی ایک ٹانگ سے معذور ہے اسے کہتے ہو "اوئے لنگڑے لولہے"
- ایک آدمی کی آنکھیں نہیں ہیں اسے کہتے ہو "اوئے اندھا"
- ایک آدمی کی ایک آنکھ نہیں ہے اسے کہتے ہو "اوئے کانا"

www.ahnafmedia.com

تو ایسے لفظ سے جب پکارتے ہیں تو اللہ ناراض ہوتے ہیں جو نعمت اللہ پاک نے دی ہے اس نعمت کو اللہ چھین بھی سکتے ہیں۔

وہ ناراض ہوتا ہے؟:

حضرت ابو جبیرہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں آئے تو ہم میں اکثر آدمی ایسے تھے جن کے دو یا تین نام مشہور تھے بعض نام ایسے بھی تھے جو لوگوں نے ان کی تحقیر اور توہین کے لیے مشہور کر رکھے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہ تھا بسا اوقات آپ بھی ان کو وہی نام لے کر پکار لیتے۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ اس نام سے ناراض ہوتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی، اللہ پاک نے فرمایا کہ کسی کو برے نام سے نہ پکارا کرو۔

آیت کی تفسیر عبد اللہ بن عباس سے:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت میں جو وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کسی شخص نے کوئی گناہ یا برا عمل کیا پھر اس پر ثابت بھی ہو گیا۔ اس کے بعد اس کو اس برے عمل کے وجہ سے برے نام سے پکارنا۔ مثلاً

- چوری کرنے والا۔
- زنا کرنے والا۔
- شراب پینے والا۔

توبہ کے بعد طعنہ دینا:

آدمی نے چوری سے توبہ کرلی ہے۔ پھر اسے لوگ "چور" کہتے ہیں۔ ایک آدمی نے شراب پی ہے توبہ کرلی ہے پھر بھی اسے کہتے ہیں "ڈرنکر" (Drunker)

www.ahnafmedia.com

ہے، یا پیتا ہے۔ ایک آدمی نے العیاذ باللہ، بدکاری کی ہے اس کے بعد اس نے توبہ بھی کرلی ہے پھر بھی لوگ اسی نام سے پکاریں، عار دلائیں، تحقیر کریں، حرام ہے۔

گناہ پر عار دلانا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کو ایسے گناہ پر عار دلائے جس سے اس نے توبہ کرلی ہے، تو اللہ اپنے ذمے لے لیتا ہے کہ اس کو اسی گناہ میں مبتلا کر کے دنیا و آخرت میں رسوا کرے گا۔ اللہ پاک ہم سب کی حفاظت فرمائے، تو اس آیت میں یہ باتیں منع فرمائی ہیں پہلی کسی کا مذاق نہ اڑائیں، دوسری کسی کے عیب نہ نکالیں، تیسری کسی کو برے لقب سے یاد نہ کریں، اس کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے اللہ تعالی ہماری حفاظت فرمائے۔

چھوٹو میاں.....وغیرہ:

بعض لقب ایسے ہیں جو ہمارے ہاں تاریخ میں مشہور ہیں اگر چہ بذات خود اچھے نہیں لیکن ان کے بغیر پہچان نہیں ہوتی، ایک بات چل نکلی اور بندہ اس کو محسوس بھی نہیں کرتا۔ بسا اوقات ایسے لقب سے تعبیر کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ مثلاً ایک بندہ چھوٹے قد کا ہوتا ہے اسے "چھوٹو میاں" کہتے ہیں۔ ایک وقت آتا ہے کہ وہ بڑا بھی ہو جاتا ہے، شادی شدہ بھی ہو جاتا ہے، پھر بھی اس کا لقب چھوٹو میاں ہی رہتا ہے تو اس کے نام کے ساتھ کہتے ہیں فلاں چھوٹو۔ وہ خود بھی محسوس نہیں کرتا، تو ایسی بات کہنے کی اجازت ہوتی ہے۔ اس طرح بعض روایات میں یوں بھی آیا ہے جیسے ایک محدث کا نام ہے اعرج اعرج کا معنی لنگڑا ہے لیکن اس کی شہرت ہے۔

گنجائش کا ثبوت:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو جس کے ہاتھ نسبتاً لمبے تھے "ذو

www.ahnafmedia.com

الیدین" فرمایا دو ہاتھوں والا۔ اللہ کے نبی نے پیار سے فرمایا اب وہ نام چل پڑا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ حدیث کی سندوں میں بعض ناموں کے ساتھ کچھ ایسے القاب بھی آتے ہیں جیسے کہتے ہیں حمید الطویل یعنی لمبا سلمان الاعمش یعنی چندھی آنکھوں والا، مروان الاصفر زرد رنگ والا تو ان القاب کے ساتھ ان کا ذکر کرنا جائز ہے یا نہیں؟

آپ نے فرمایا جب تمہارا ارادہ عیب نکالنے کا نہ ہو، صرف پہچان کا ہو تو پھر جائز ہے۔ مطلب کیا؟ کسی آدمی کو ایسے لقب سے یاد کرنا جس کے اشارہ اس کے گناہ کی طرف ہو جس سے توبہ کر چکا ہے، یہ جائز نہیں ہے۔ ایسے لقب سے پکارنا جو کسی کمزوری کی طرف اشارہ کرتا ہو تو جائز نہیں ہے۔ ہاں جب عیب کی نیت نہ ہو اور اس کی شہرت اس نام سے تو پھر بات الگ ہوتی ہے اللہ ہمیں یہ بات سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

نبوت کے عطا کردہ القاب:

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک عمل یہ تھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بسا اوقات بعض نام اور لقب دیتے لیکن جو زیادہ پسند ہوتا اسی لقب کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پکارا کرتے تھے۔ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لقب عطا فرمائے بھی ہیں۔ جیسے

- صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دربار رسالت سے "عتیق" کا لقب ملا ہے۔ عتیق کا معنیٰ ہوتا ہے "آزاد"۔ جہنم کی آگ سے آزاد ہے۔
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو "فاروق" کا لقب ملا ہے۔ فاروق کا معنیٰ ہے حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والا۔
- حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو "اسد اللہ" کا لقب ملا ہے۔ اور اسد اللہ کا معنیٰ

www.ahnafmedia.com

ہے اللہ کا شیر۔

◎ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لقب ملا ہے "سیف اللہ" کا۔ سیف اللہ کا معنی ہے اللہ کی تلوار۔

ایسے اچھے اچھے لقب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بسا اوقات عطا فرمایا کرتے تھے۔

خلاصہ آیت:

آیت نمبر 12 میں اللہ تعالی نے تین باتیں اور تین احکام بیان فرمائے تین باتوں کو جرم قرار دیا ہے، پہلا ظن یعنی بد گمانی، دوسرا تجسس کسی کے پوشیدہ عیب کا سراغ نکالنا، تیسرا غیبت، غیر موجود آدمی کے متعلق ایسی بات کہنا جس کو اگر وہ سنتا تو اس کو ناگواری ہوتی۔

گمان سے بچو! مگر کون سا گمان؟:

یہ تین احکام بیان فرمائے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ اے ایمان والو گمان سے بچو۔ یہاں گمان کا مطلب عام گمان نہیں ہے بلکہ یہاں گمان سے مراد یہ ہے کہ ایسے گمان سے بچو جو بد گمانی ہے۔ اس لیے فرمایا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ بہت سے گمانوں سے بچو یہ نہیں فرمایا کہ گناہ سے بچو۔

بعض گمان گناہ ہوتے ہیں:

بلکہ یہ فرمایا کہ بہت سے گمانوں سے بچو کیوں فرمایا إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ اس لیے کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا ہر گمان گناہ نہیں ہے کون سا گمان گناہ ہے؟ جس سے آدمی بچے۔ اور کون سا گمان گناہ نہیں جس سے آدمی نہ بچے، تو یہاں ظن سے مراد "تہمت" ہے۔ بد گمانی سے بچو اور برے گناہ سے بچو اور ایسا گمان

www.ahnafmedia.com

جو برا نہیں ہے اس سے بچنا کیا ہے ؟۔

گمان کی چار اقسام:

احکام القرآن لجصاص میں ظن اور گمان کی چار قسمیں ہیں۔

1) ایک حرام ہے۔
2) دوسرا واجب ہے۔
3) تیسرا مستحب ہے۔
4) اور چوتھا جائز ہے۔

حرام گمان کون سا ہے ؟:

حرام یہ ہے کہ اللہ تعالی کے ساتھ میں بد گمانی رکھیں کہ مجھے عذاب ہی دے گا اور مجھ پر مصیبت ہی نازل کرے گا، یہ اللہ تعالی کے رحمت سے مایوسی ہے۔ ایسا گمان حرام ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاَ يَمُوتَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلاَّ وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ (مسلم رقم الحدیث:2877)

تم میں سے کسی کو اس کے بغیر موت نہیں آنی چاہیے کہ اس کا اللہ تعالی کے ساتھ گمان اچھا ہو۔

بندے کے گمان کے مطابق:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان لے کر دنیا سے جاؤ۔ حدیث مبارک میں ہے أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِيْ (بخاری 7405)

میں اپنے بندے کے اس گمان کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں جو بندہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے۔ بندہ اچھا گمان رکھتا ہے تو اللہ تعالی اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں، اللہ تعالی کے ساتھ اچھا گمان رکھنا فرض ہے اور بد گمانی رکھنا حرام ہے۔

www.ahnafmedia.com

نیک لوگوں سے بد گمانی:

اسی طرح ایسے مسلمان جو ظاہری حالت میں نیک دیکھے جاتے ہیں ان کے ساتھ بغیر کسی قوی دلیل کے بد گمانی کرنا حرام ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ (بخاری 2748)

برے گمانوں سے بچو کیونکہ گمان جھوٹی بات ہیں۔ اب یہاں بالاتفاق ظن سے مراد کسی مسلمان کے ساتھ بلا کسی مضبوط دلیل کے بد گمانی کرنا ہے۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بد گمانی کرنے سے منع فرمایا۔

گواہی پر عمل کرنا:

اور جو ایسے کام ہیں ان میں کسی جانب پر عمل کرنا شرعاً ضروری ہے اور اس کے متعلق قرآن وسنت میں کوئی دلیل واضح موجود نہیں وہاں پر ظن غالب پر عمل کرنا واجب ہے۔ جیسے باہمی تنازعات اور مقدمات کے فیصلے میں ثقہ گواہوں کے گواہی کے مطابق فیصلہ دینا کیونکہ حاکم اور قاضی جس کی عدالت میں مقدمہ دائر ہے اس پر اس کا فیصلہ دینا واجب اور ضروری ہے اور خاص معاملے کے لئے کوئی نص قرآن وحدیث میں موجود نہیں تو ثقہ آدمیوں کی گواہی پر عمل کرنا اس کے لئے واجب ہے۔ اب اگرچہ یہ امکان ہے کہ ثقہ آدمیوں نے جھوٹ بولا ہو۔ لیکن اس کی جھوٹ پر کوئی دلیل نہیں اس لئے ان کے گواہی پر عمل کرنا واجب ہے۔

سمت قبلہ متعین کرنے میں ظن غالب:

سفر میں سمت قبلہ معلوم نہ ہو اور کوئی بتانے والا بھی نہ ہو اب وہاں آدمی اپنے ظن اور گمان کے مطابق قبلہ متعین کرے گا، میرا دل کہتا ہے قبلہ اس طرف

www.ahnafmedia.com

ہے۔ فقہاء کی زبان میں "تحری" کہتے ہیں۔ اپنے ظن غالب پر عمل کرنا واجب ہے۔

ضائع شدہ چیز کی قیمت میں ظن غالب:

اسی طرح کسی شخص پر کسی چیز کی ضمان دینا واجب ہو تو ضائع شدہ چیز کی قیمت میں ظن غالب پر عمل کرنا واجب ہے۔

ظن مباح اور جائز:

اور ظن مباح ایسا ہے جیسا نماز کی رکوع میں شک ہو جائے تین پڑھی ہیں یا چار تو ظن غالب پر عمل کرنا جائز ہے۔

روزمرہ کے مسائل میں ظن کا اعتبار:

عموماً ہمارے ہاں خواتین بھی مسائل پوچھتی ہیں، لوگ مسئلے پوچھتے ہیں کہ مجھے شک پڑ جاتا ہے کہ میں نے تین رکعات پڑھی ہیں یا چار؟ مجھے شک پڑ جاتا ہے کہ جب میں نے وضو کر کے نماز شروع کی تھی درمیان میں وضو ٹوٹ گیا ہے شاید؟ یہاں شک کو نہیں دیکھتے۔ یہاں دیکھتے ہیں کہ زیادہ گمان کس پر ہے؟ جب وضو کر کے نماز شروع کی ہے اور شک پڑا ہے تو شک کو چھوڑ دے اور نماز اپنی جاری رکھے۔ رکعات میں شک پڑا ہے تین پڑھی ہیں یا چار پڑھی ہیں؟ تو شک کو چھوڑیں جو زیادہ گمان ہیں اس کی مطابق اپنی نماز پڑھے۔ اللہ تعالی ہمیں یہ بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

اسی طرح اب دیکھیں قرآن کریم میں ہے لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا (النور:12)

اس میں مسلمانوں کے ساتھ اچھے گمان کی تاکید کی گئی ہے، تم نے امی عائشہ رضی اللہ عنہ والا واقعہ سنا تھا تو تم مسلمانوں کو فورا اچھا گمان رکھنا چاہیے تھا جب ان کے خلاف مضبوط دلیل نہ ہو اچھی بات کہتے۔ اس لئے کہ یہ مشہور ہے "ان من الحزم

www.ahnafmedia.com

سوء الظن "اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بدگمانی رکھیں بلکہ آدمی احتیاط رکھیں۔

بدگمانی کے بجائے حسن ظن:

تو اس آیت میں بدگمانی سے منع فرمایا گیا ہے مسلمان کے بارے میں بلاوجہ بدگمانی کا شکار نہ ہو۔ مثلاً آپ کسی کے گھر جاتی ہے اور اس گھر میں جاکر دیکھا کہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے اور اچانک گھر میں گئے تو ایک خاتون ہے اس کا روزہ نہیں تھا۔ اب فوراً بدگمانی نہ کریں کہ روزہ نہیں رکھتی بلکہ آپ سمجھے خاتون ہیں اس کا مہینہ کا عذر ہے ہو سکتا ہے اس عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھا ہو۔ جب ہمارے پاس ایک جائز اور معقول وجہ موجود ہے تو پھر اس کے متعلق ہم بدگمانی کا شکار کیوں ہوں؟ اس لئے بلاوجہ ہمیں بدگمانی کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔

جاسوسی سے بچنا چاہیے:

دوسری چیز اس حدیث مبارک میں سمجھائی "وَلَا تَجَسَّسُوا "اس کا مطلب یہ ہے کہ خفیہ کسی کا عیب تلاش نہ کرو، خفیہ کا مطلب بلاوجہ آدمی کوشش کریں کہ اس کے اندر یہ عیب ہے اس کے اندر یہ کمزوری ہے، اس میں فلاں چیز ہے، اللہ کے لئے انسان کو ایسے نہیں کرنا چاہیے اس سے انسان کو بچنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ، وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ۔

(سنن ابی داود رقم:4882)

مسلمان کی غیبت کبھی بھی نہ کرو اور مسلمان کی عیب کو تلاش بھی نہ کرو۔

عیب تلاش مت کیا کرو:

فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ۔ (سنن ابی داود رقم:4882)

www.ahnafmedia.com

تم یہ کام نہ کرو کیوں کہ جو شخص کسی کے عیب کو تلاش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے عیب کو تلاش کرے گا، اور جس کے عیب کو اللہ تعالیٰ تلاش کریں اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس کے گھر کے اندر ہی ذلیل کر کے رکھ دیتے ہیں۔ اس لئے ہمیں کسی کے عیب کو تلاش نہیں کرنا چاہیے۔

جاسوسی کی صورتیں اور گنجائش:

بیان القرآن میں حکیم الامت، مجدد الملت، مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے فرماتے، چھپ کر کسی کی بات سننا، یا اپنے کو سوتا ہوا بنا کر کسی کی باتیں سننا بھی تجسس میں داخل ہیں۔ ہاں اگر کسی کے بارے میں خطرہ ہو کہ یہ ہمیں نقصان پہچاتے ہیں اور ہمارے خلاف یہ مشورہ کرتے ہیں، ہمیں کوئی نقصان پہنچانا چاہتے ہیں، تو ایسے وقت کوئی ایسی تدبیر کرنا جس سے پتہ چل جائے ان کا منصوبہ کیا ہے؟ اس سے آدمی بچیں، تو اس کی گنجائش موجود ہے۔ لیکن بلاوجہ تجسس نہ کریں، کسی کی عیب اور گھر کی باتیں تلاش نہ کریں۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

غیبت بہت سخت گناہ ہے:

تیسری چیز اس آیت میں جو بیان فرمائی کہ کسی کی غیبت کرنا، غیبت سے بچو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کا بہت اہتمام کرو کہ کوئی انسان کسی کی کوئی غیبت نہ کریں۔ وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا۔ غیبت نہ کرو۔ آگے ایک عجیب بات بیان فرمائی أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ۔

اس آیت میں کسی مسلمان کی آبروریزی اور تحقیر و توہین کو اس کے گوشت کھانے کے مشابہ قرار دیا ہے، اگر اس کے وہ شخص سامنے ہو وہ ایسا ہے جیسے کسی زندہ انسان کا گوشت نوچ کر کھایا جائے۔

www.ahnafmedia.com

کسی میں عیب تلاش کرنے کی ممانعت:

قرآن کریم میں لفظ "لمز" سے تعبیر کرکے حرام قرار دیا گیا۔ "وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ" آگے آئے گا "وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ" (سورۃ الھمزۃ:1)

کہ دیکھیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جہنم کی آگ ہے ایسے آدمی کے لئے ہے کہ جو کسی کی عیب تلاش کرتے ہیں۔ تو یہ ایسی ہے جیسے انسان کسی کا مردہ گوشت کھائے، اب دیکھو جب انسان کسی کا گوشت کھائے طبعی تکلیف ہوتی ہے، جسمانی اذیت بھی۔ فرق کیا ہے کہ ایک مردہ ہے اس کا گوشت کھائے (اللہ تعالی محفوظ فرمائے)

تب بھی دوسرے کو اذیت ہے۔ غیب کو جب تک عیب کی خبر نہ ہو اذیت نہیں لیکن جب خبر ہو گی تو پھر اس کو اس کی اذیت اور تکلیف ہو گی۔

غیبت اور بہتان:

غیبت کو اللہ تعالی نے بہت بڑا، بہت بڑا گناہ قرار دیا ہے۔ ہمیں تجسس سے، غیبت سے، بدگمانی سے بچنا چاہیے۔ ایک حدیث مبارک میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے یہ فرمایا غیبت نہ کرو، تو کسی بندے کے اندر عیب موجود ہے ہم وہی بیان کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارے بھائی میں وہ عیب نہیں جو تم نے بیان کیا پھر تو تم نے اس پر بہتان باندھا ہے۔ اور اگر عیب موجود ہے پھر بیان کیا تو یہ غیبت ہے۔ ہمیں اللہ تعالی محفوظ فرمائیں۔ چغلی کرنا، غیبت کرنا، بدگمانی کرنا یہ بہت بڑے گناہ ہے۔ ہمیں اس سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

غیبت سننے کا گناہ:

حضرت میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا

www.ahnafmedia.com

کہ ایک مردہ ہے پڑا ہے، اور کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے اس کو کھاؤ! میں نے کہا اے خدا کے بندے میں اس کو کیوں کھاؤں؟ اس نے کہا اس لئے کہ تو نے فلاں شخص کے فلاں غلام کی غیبت کی ہے۔

میں نے کہا خدا کی قسم! میں نے اس کے متعلق کوئی بری بات کی ہی نہیں، تو اس شخص نے کہا ہاں! لیکن تو نے اس کی غیبت سنی تو ہے ناں اور تو اس پر راضی رہا۔

حضرت میمون رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس خواب کے بعد حالت یہ تھا کہ نہ خود کسی کی غیبت کرتے اور نہ اپنی مجلس میں کسی کو غیبت کرنے دیتے۔

غیبت کرنا اور سننا دونوں گناہ ہیں:

نہ کسی کی غیبت کریں اور نہ کسی کی غیبت سنیں، اگر آپ کے مجلس کے اندر جہاں کوئی عورتیں بیٹھی ہیں اور بات کریں، تو اس کی بھی زبان بند کرو اور وہاں سے اٹھ جائے۔ کیوں کہ کسی غیبت کرنا اور کسی کی غیبت سننا بھی گناہ ہے۔

غیبت کرنے والوں کی سزا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی شب جب تشریف لے گئے، تو آپ نے فرمایا: معراج کی رات میرا ایک ایسی قوم پر گزر ہوا جن کے باخن تانبے کے تھے، اپنے چہرے اور بدن کے گوشت نوچ رہی تھی۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہے؟ آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے بھائی کی غیبت کرتے اور ان کی آبروریزی کرتے تھے۔

غیبت؛ زنا سے زیادہ سخت گناہ کیسے ہے؟:

حضرت ابو سعید اور جابر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اَلْغَيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا" (شعب الایمان رقم:6314)

www.ahnafmedia.com

غیبت زنا سے بھی بہت بڑا گناہ ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کیسے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شخص زنا کرتا ہے اور توبہ کر لیتا ہے اس کا گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

غیبت سے توبہ اور معافی:

غیبت کرنے والے کا گناہ اس وقت تک معاف نہیں ہو سکتا جب تک وہ شخص معاف نہ کریں، جس کی غیبت کی گئی ہے اور جس کی غیبت کی گئی ہے اگر اس کو پتہ چل گیا تو اس سے معافی مانگنا چاہیے، اگر اس کو پتہ نہیں چلا تو توبہ اور معافی مانگیں اللہ تعالی سے، اللہ تعالی معاف فرمادیں گے۔

غیبت کا تعلق حقوق اللہ اور حقوق العباد سے:

خیر میں عرض کر رہا تھا ہمیں غیبت سے بچنا چاہیے، یہ غیبت حق اللہ کی بھی مخالفت ہے اور حق العبد کی بھی مخالفت ہے، جس کی غیبت کی ہے اس سے بھی معاف کرائیں اور اللہ تعالی کے حکم کی بھی مخالفت کی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگیں لیکن جب تک اس کو پتہ نہ چلے اس سے معافی مانگنا ضروری نہیں ہے۔ بعض حضرات کی یہ رائے ہے اگر پتہ چل جائے تو پھر اس سے معاف کرانا ضروری ہے۔

کافر اور مجنون کی غیبت:

آپ ایک مسئلہ یاد رکھ لیں کہ اگر کوئی بچہ ہے، مجنون ہے، یا کافر ہے اور ذمی ہے، غیبت اس کی بھی حرام ہے۔ کیونکہ ان کو بھی تکلیف دینا جائز نہیں ہے، ہاں جو کافر حربی ہے دار الکفر میں ہے، اس کا مسئلہ اور ہے۔

اشاروں سے غیبت:

یاد رکھیں کہ جس طرح غیبت آدمی کی قول سے ہوتی ہے اسی طرح فعل اور

www.ahnafmedia.com

اشارے سے بھی ہوتی ہے اپنے فعل اور اشاروں سے غیبت نہیں کرنا چاہیے۔

مسئلہ پوچھنا غیبت نہیں:

اگر کوئی عورت ہے اس کے خاوند کا مسئلہ ہے، کسی مفتی سے مسئلہ پوچھنا چاہتی ہے، اسے اپنی خاوند کی بات پوری بتاتی ہے تو یہ غیبت نہیں ہے۔ اس لئے کہ اگر اس نے حالات بتانے نہیں ہے تو مسئلہ پوچھیں گے کیسے؟ تو اس کو غیبت نہیں کہتے۔

قرض دار اور قرض خواہ کی غیبت:

اگر ایک آدمی نے اپنے کسی سے پیسے لینے ہیں اور اس کے بارے میں کسی کو بتائیں، میرا پیسہ مجھے نہیں دیتا یہ غیبت نہیں ہے۔ کوئی دوسری اس کی باتیں کریں یہ غیبت کا حصہ ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو اس سے حفاظت فرمائے۔

خلاصہ بیان:

اس آیت مبارکہ میں بھی اللہ تعالی نے تین حکم دئے ہیں، گویا کہ اللہ تعالی ان دو آیتوں میں چھ احکام عطا فرما دیئے ہیں۔ جو آپ حضرات سے آیت نمبر 11 میں فرمایا، ایک آدمی دوسرے آدمی کا تمسخر، مزاق نہ اڑائیں، پھر فرمایا عیب جوئی نہ کریں۔ اور پھر فرمایا کہ آپس میں برے لقب سے پکارو مت۔

آیت نمبر 12 میں بھی تین حکم دیے ہیں: ایک بدگمانی نہ کریں۔ دوسرا کسی کی خفیہ غیب تلاش نہ کرو اور "وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا "کسی کی غیبت بھی نہ کرو۔

آگے آیت نمبر 13 میں اللہ تعالی فرمایا: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى " اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، تمہارے ذاتیں اور جماعتیں مختلف کیوں بنائے؟ تاکہ تمہارے آپس میں پہچان ہو۔ بے شک تم میں اللہ تعالی کے ہاں عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیز گار ہو۔

www.ahnafmedia.com

مساوات و برابری کا درس:

اللہ تعالی نے صاف صاف فرمادیا کہ کسی کو حقیر اور ذلیل مت سمجھو، قوم کا بڑی ہونا اور قوم کا چھوٹی ہونا، کسی کے رنگ کا گورا ہونا اور کسی کے رنگ کا کالا ہونا، کسی کا دولت والا ہونا اور کسی کا غریب ہونا یہ سب بعد کی باتیں ہیں، ہم ایک باپ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور ایک ماں حضرت حوا علیہا السلام کی اولاد ہیں۔ اس اعتبار سے دنیا کے انسان بنو آدم ہونے کی حیثیت سے آپس میں بہن بھائی ہیں۔ اس لئے آدمی کو اس کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے اور یہ فخر کرنا اور مباحات کرنا، اللہ تعالی اس سے حفاظت فرمائیں، اللہ تعالی ہم سب کو محفوظ رکھیں۔

فتح مکہ کے دن حکم آیا:

یہ آیات کس موقع پر نازل ہوئیں؟ کہ مکہ فتح ہو گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اذان دو۔ تو قریش مکہ جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے انہوں نے کہا اللہ کا شکر ہے ہمارے آباء و اجداد پہلے فوت ہو گئے ان کو یہ روز دیکھنا نہیں پڑا۔ حارث بن ہشام نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کالے کوے کے سوا (العیاذ باللہ) کوئی آدمی نہیں ملا، جو مسجد حرام میں اذان دے اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا میں کچھ نہیں کہتا، مجھے خطرہ ہے اگر میں نے کچھ کہہ دیا آسمان سے وحی آجائے گی۔

کالے گورے رنگ کی برتری کچھ نہیں:

اتنے میں حضرت جبرئیل امیں آئے انہوں نے آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری گفتگو سنادی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا کر پوچھا کہ تم نے کیا کہا تھا؟ انہوں نے اقرار کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس نے بتادیا فخر اور عزت کی چیز

www.ahnafmedia.com

ایمان اور تقوی ہے، یہ رنگ وغیرہ کچھ بھی نہیں ہے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ مان لیا اگرچہ کالا ہے لیکن تقویٰ اور اور ایمان کے اعتبار سے بلال مجھ سے افضل ہیں۔

دو قسم کے لوگ:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر طواف فرمایا، تاکہ سب لوگ دیکھ لیں اور طواف میں فرمایا "إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ " (ابوداود رقم:5118)

میں اللہ تعالی کا شکر ادا کرتا ہوں جس اللہ تعالی نے تم سے اس جاہلیت کی دبے تکبر کو دور کر دیا ہے، فرمایا اے لوگوں تم یاد رکھوں "اَلنَّاسُ رَجُلَانِ" کہ لوگوں کی دو قسمیں ہیں۔ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ ایک آدمی وہ ہے جو نیک ہے متقی ہے شریف ہے۔ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ ایک وہ شخص ہے جو گناہ گار ہے اور نافرمان ہے۔

معزز افراد اور ذلیل لوگ:

جو یہ نیک آدمی ہے اللہ تعالی کے ہاں عزت والے ہیں اور یہ نافرمان ہے اللہ تعالی کے ہاں ذلیل ہے۔ پھر آیت پڑھی يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ تو اس آیت میں فرمایا ہم نے جماعتیں اور قبیلے بنادی ہیں، تاکہ تمہارا آپس میں تعارف ہو۔ لیکن اس کی وجہ سے آدمی دوسرے پر اپنا رعب جھاڑے یہ اچھی بات نہیں۔

ہماری دعا ہے:

اللہ تعالیٰ ہمیں بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالی ہم سب کو گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں، اللہ تعالیٰ ہمیں عیب جوئی سے بچائیں، اللہ تعالیٰ ہمیں تجسس سے بچائیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں بہتانوں سے بچائیں۔ آمین

www.ahnafmedia.com

خواتین کا تربیتی ادارہ:

میں آپ کے سامنے بارہا عرض کرتا ہو کہ یہ جو ادارہ ہے "مرکز اصلاح النساء" یہ اس لئے بنا ہے اس میں بچیاں قرآن مجید پڑھیں اور اس پر عمل کریں، احادیث پڑھیں پھر اس پر عمل کریں، خواتین ہر مہینے آئیں قرآن مجید کو سنیں اور اس پر عمل کریں، درس دینے کا مقصد یہ ہوتا ہے اس کو اپنی زندگی میں لائے اور جو گناہ کی بات ہے اس سے بچیں، نیکی کی بات ہے اس کو قبول کریں، اللہ تعالی ہم سب کو گناہوں سے بچائیں، اور نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائیں۔

اپنی بچیوں کو مدرسے کی طرف متوجہ کرو! اپنے بچوں کو مدرسے کی طرف متوجہ کرو! بچوں کو قرآن پڑھاؤ اور بچیوں کو بھی دین پڑھاؤ، ان شاء اللہ ایسی اولاد دنیا میں بھی آپ کے آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گی اور آخرت کے لئے بھی ذخیرہ بنے گی۔ اللہ تعالی ہم سب کو دین پڑھنے، سمجھنے، اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

خواتین کے لیے عظیم خوشخبری

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ تعالیٰ کے خواتین کے حلقے میں کئے گئے علمی، اصلاحی اور تربیتی بیانات کا دوسرا مجموعہ "مواعظ متکلم اسلام" چھپ کر آچکا ہے۔ تمام خواتین سے گزارش ہے کہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔ کتاب آپ کے عقیدہ، عمل، بچوں کی تربیت، تعلیم اور بہت سارے اہم موضوعات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

ملنے کا پتہ: دارالایمان فرسٹ فلور 17 زبیدہ سنٹر اردو بازار، لاہور

03216353540

www.ahnafmedia.com

ماں کی شان

.....مولانا محمد بلال جھنگوی

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک دور ہے ہر ایک کی خواہش ہے کہ میں اپنے پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کروں۔ ایک عاشق صادق اپنی والدہ کے قدموں میں حاضری دیتا ہے اور کہتا ہے امی جان! اگر اجازت ہو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہوں ؟ تو ماں نے شفقت بھری آواز میں کہا: بیٹا میں کمزور ہوں، محتاج ہوں، میں تمہیں اس مبارک سفر سے روکتی نہیں لیکن اگر تمہیں مسجد نبوی میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم مل جائیں تو زیارت کر لینا اگر سفر پر ہوں تو پھر کہیں نہ جانا۔ ماں کی نصیحت کو لے کر یہ نوجوان مسجد نبوی مدینہ منورہ تشریف لائے، لمبا سفر کیا لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ نہ دیکھ پائے۔ پتا چلا کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر ہیں وہاں موجود صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو عرض کیا میں واپس یمن جا رہا ہوں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائیں تو میرا اسلام کہنا۔

ادھر پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس ہوئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک آدمی آیا تھا آپ سے ملاقات نہ ہو سکی سلام عرض کر گیا ہے، واپس والدہ کی خدمت میں گیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم والدہ کی خدمت میں جانے کی وجہ سے اتنے خوش ہوئے کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کو فرمایا کہ تمہیں اویس قرنی نامی آدمی ملے گا اس کو میرا اسلام کہنا اور اس سے اپنے لیے دعا کروانا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر حج کے موقع پر تلاش کرتے اعلان

www.ahnafmedia.com

کرواتے کہ کوئی اویس قرنی نامی آدمی تو نہیں آیا؟

ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا تمام حاجی اکٹھے ہو جائیں سب اکٹھے ہو گئے۔ فرمایا: یمن والے کھڑے رہیں باقی بیٹھ جائیں، اہل یمن کے علاوہ سب بیٹھ گئے۔ فرمایا قبیلہ "قرن" والے کھڑے رہیں، باقی بیٹھ جائیں۔ قبیلہ قرن والوں سے پوچھا: کیا آپ لوگوں میں کوئی اویس قرنی ہے؟ لوگوں نے بتایا: جی ہاں! وہ اس سال حج پر آئے ہوئے ہیں لیکن اس وقت وہ جانوروں کو چراگاہ کی طرف لے کر گئے ہوئے ہیں۔ حضرت عمر اور حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہما جب چراگاہ پہنچے تو دیکھا ایک شخص بالکل سادہ لباس میں جانور چرا رہا ہے۔ انہوں نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ عرض کیا: اویس نام ہے قبیلہ قرن سے تعلق ہے۔ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہمارے لیے دعا کریں وہ حیران کہ آپ تو صحابی رسول ہیں اور صحابی رسول کے مقام کا تو کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آپ میرے لیے دعا کریں نہ کہ میں آپ کے لیے۔ انہوں نے فرمایا ہمیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اویس قرنی سے دعا کروانا اللہ ان کی دعاؤں کو رد نہیں فرماتے۔

یہ مقام حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ کو ماں کی خدمت کی وجہ سے ملا کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما جیسے صحابہ ان سے دعاؤں کی درخواست کر رہے ہیں۔ آج کا یہ ہمارا معاشرہ ہے کہ والدین کی پرواہ نہیں کرتے ان کا بھی کوئی مقام ہے یا نہیں؟ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ والدین کی خوب خدمت کرو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حج کرنے کے لیے مدینہ سے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو راستے میں اپنی والدہ ماجدہ کی قبر مبارک پر حاضری دی اور روتے رہے فرمایا اگر میری والدہ زندہ ہوتی اور میں نماز میں ہوتا میری امی مجھے محمد کہہ کر پکارتی تو میں نماز توڑ کر ماں کے قدموں میں حاضری دیتا۔

www.ahnafmedia.com

بیوگ

.....محمد صفتین احمد

میاں بیوی کا آپس میں بہت مقدس رشتہ ہوتا ہے، اس رشتے کی نزاکتوں کے بہت سے تقاضے ہیں۔ سب سے بڑا تقاضا ایک دوسرے کی غلطیوں کو نظر انداز کرنا ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کے بتنگڑ بنانا سلجھے ہوئے، عقل مند اور پڑھے لکھے لوگوں کا شیوہ نہیں۔ جس طرح میاں کے بیوی پر احسانات ہوتے ہیں اسی طرح نیک شعار بیوی کے بھی اپنے میاں پر احسانات ہوتے ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کو فراموش نہیں کر سکتے۔ میاں بیوی میں لڑائی جھگڑا ہو تو مرد یہی کہتے ہیں کہ اس میں ان کی صرف بیوی ہی قصور وار ہے ہم اپنی غلطیوں کے وکیل اور دوسروں کی غلطیوں کے جج بننے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی بزرگ کے سامنے اپنی بیوی کا عیب بیان کیا تو انہوں نے پوچھا:

- تمہارا دھوبی کون ہے؟ بولا بیوی
- تمہارا باورچی کون ہے؟ بولا بیوی
- تمہارے گھر اور مال کا چوکیدار کون ہے؟ بولا بیوی
- اپنے ماں باپ کا گھر چھوڑ کر ساری زندگی تمہارا ساتھی کون بنا؟ بولا بیوی
- پریشانی اور غم میں تمہاری دل جوئی کون کرتا ہے؟ بولا بیوی
- جب تم بیمار ہو تو تمہاری تیمار داری کون کرتا ہے؟ بولا بیوی
- کیا وہ ان سب کاموں کی تم سے اجرت مانگتی ہے؟ بولا نہیں

بزرگ فرمانے لگے برخوردار ایک عیب تمہیں نظر آتا ہے اتنی خوبیوں کیوں نہیں دیکھتے؟؟

www.ahnafmedia.com

قسط نمبر 30 چاشت، اوابین

نماز اہل السنت والجماعت..... نفل نمازیں

..... متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن

نماز چاشت کی فضیلت:

1: عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الضُّحٰی رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُکْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ وَمَنْ صَلّٰی اَرْبَعاً کُتِبَ مِنَ الْعَابِدِیْنَ وَمَنْ صَلّٰی سِتًّا کُفِیَ ذٰلِكَ الْیَوْمَ وَمَنْ صَلّٰی ثَمَانِیًا کَتَبَہُ اللّٰہُ مِنَ الْقَانِتِیْنَ وَمَنْ صَلّٰی ثِنْتَیْ عَشَرَۃَ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ

(مجمع الزوائد للھیثمی ج2 ص494 باب صلوٰۃ الضحیٰ، رقم الحدیث 3419)

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے چاشت کی دو رکعات پڑھیں تو اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے چار رکعات پڑھیں تو اس کا نام عابدین میں لکھا جائے گا۔ جس نے چھ رکعات پڑھیں اس دن اس کی کفایت کی جائے گی، جس نے آٹھ پڑھیں اسے اللہ تعالی اطاعت شعاروں میں لکھ دیں گے اور جس نے بارہ رکعات پڑھیں تو اس کے لئے اللہ تعالی جنت میں گھر بنا دیں گے۔

2: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سَلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَہْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَیُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُھُمَا مِنَ الضُّحٰی۔

(صحیح مسلم ج1 ص 250 باب استحباب صلوۃ الضحی الخ)

www.ahnafmedia.com

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صبح ہوتی ہے تو انسان کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے۔ ہر بار سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے، ہر بار الحمد للہ کہنا ایک صدقہ ہے، ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہے، ہر بار اللہ اکبر کہنا ایک صدقہ ہے، اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے، بری بات سے روکنا ایک صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کی دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں جنہیں انسان پڑھ لیتا ہے۔

تعداد رکعات نماز چاشت :

چاشت کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔

1: حدیث ابو الدرداء رضی اللہ عنہ جس میں دو سے بارہ رکعات کا ذکر ہے، پیچھے گزر چکی ہے۔

(مجمع الزوائد للھیثمی ج2 ص494 باب صلوٰۃ الضحیٰ، رقم الحدیث 3419)

2: حضرت معاذہ العدویہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى اَرْبَعًا وَيَزِيْدُ مَاشَاءَ اللّٰهُ۔ (صحیح مسلم ج 1 ص249 باب استحباب صلوۃ الضحی الخ)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی (عموماً) چار رکعت پڑھتے تھے اور (کبھی) اس سے زیادہ بھی پڑھتے جو اللہ تعالی کو منظور ہوتا۔

3: عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكْعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ... وَقَالَتْ فِي رِوَايَةٍ اُخْرٰى... وَذٰلِكَ ضُحًى۔ (مشکوٰۃ المصابیح ج1 ص115 باب صلوۃ الضحی، صحیح مسلم ج1 ص249)

ترجمہ: حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح

www.ahnafmedia.com

مکہ کے دن میرے گھر تشریف لائے، غسل کیا اور آٹھ رکعات نماز پڑھی۔ میں نے کبھی اس سے ہلکی پھلکی نماز نہیں دیکھی، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز میں بھی رکوع و سجود پورا کر رہے تھے ام ھانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ چاشت کی نماز تھی

4: حدیث ابی ذر جس میں دو رکعت کا ذکر ہے۔، پیچھے گزر چکی ہے۔

(صحیح مسلم ج1 ص 250 باب استحباب صلوۃ الضحی الخ)

چاشت کا وقت:

سورج کے طلوع ہونے کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور زوال تک رہتا ہے۔ لیکن افضل یہ ہے کہ دن کے چوتھائی حصہ گزرنے کے بعد پڑھے جیسا کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْنَ حِیْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ۔ (صحیح مسلم ج1 ص257)

ترجمہ: چاشت کی نماز اس وقت سے شروع ہوتا ہے کہ جب اونٹنی کے بچے کے پاؤں گرمی سے جھلنے لگیں۔

بقول ملا علی قاری یہ وقت دن کے چوتھائی حصہ سے شروع ہو جاتا ہے۔

(حاشیہ مشکوٰۃ ج1 ص116 باب صلوۃ الضحی)

فائدہ: معلوم ہوا کہ صلوۃ ضحیٰ (چاشت) کو صلوۃ الاوابین بھی کہا جاتا ہے۔

نماز اوابین

مغرب کے بعد چھ رکعت ہیں احادیث میں بہت ثواب منقول ہے۔

1: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَکْعَاتٍ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْمَا بَیْنَھُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَہٗ بِعِبَادَۃِ ثِنْتَیْ عَشَرَۃَ سَنَۃً۔ (جامع الترمذی ج1 ص98، سنن ابن ماجۃ ج1 ص98)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

www.ahnafmedia.com

وسلم نے فرمایا جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہیں کی تو اسے بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

2: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رَاَیْتُ حَبِیْبِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَکْعَاتٍ وَقَالَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَالْمَغْرِبِ سِتَّ رَکْعَاتٍ غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ وَاِنْ کَانَ مِثْلَ زَبَدِالْبَحْرِ۔

(المعجم الاوسط للطبرانی رقم الحدیث 7245، مجمع الزوائد رقم الحدیث 3380)

ترجمہ: میں نے اپنے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھیں تو اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

فائدہ: اس نماز کو "اوابین" کہا جاتا ہے، جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے درج ذیل آثار سے ثابت ہے۔

1: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلَاۃُ الْاَوَّابِیْنَ مَابَیْنَ اَنْ یَّنْکَفِتَ اَھْلُ الْمَغْرِبِ اِلٰی اَنْ یَّتَوَضَّبَ اِلَی الْعِشَاءِ۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ ج4 ص267، 266)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "صلوۃ الاوابین" کا وقت اس وقت سے ہے کہ جب نمازی نماز مغرب پڑھ کر فارغ ہوں اور عشاء کا وقت آنے تک رہتا ہے۔

2: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَتَحُفُّ بِالَّذِیْنَ یُصَلُّوْنَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ اِلَی الْعِشَاءِ وَھِیَ صَلَاۃُ الْاَوَّابِیْنَ۔ (شرح السنۃ للبغوی ج2 ص439)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرشتے ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں جو مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھتے ہیں اور یہ "صلوۃ الاوابین" ہے۔

www.ahnafmedia.com

لوڈشیڈنگ کے "فضائل"

.....خزیمہ نوید

اچانک بجلی غائب ہو گئی اور میرے منہ سے نکلا "الحمد للہ" پاس بیٹھے دوستوں نے مجھے حیرت سے دیکھا۔ کیا غلطی ہو گئی جو مجھے آپ کڑوی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ میں نے معصومیت سے پوچھا۔؟"جب بجلی جاتی ہے تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہیں۔ آپ نے الحمدللہ پڑھا ہے۔" ریحان صاحب نے مجھے سمجھانے والے انداز میں کہا۔ اوہ اچھا آپ اس لیے مجھے گھور رہے تھے۔ تو جناب عالی ویسے آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن میں نے الحمد للہ کسی اور وجہ سے کہا ہے۔ وہ یہ کہ بجلی نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے میں نہیں تھی، اس لیے ایک درجے میں نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے سے مشابہت ہو گئی۔ دوسری بات یہ کہ

- پنکھوں اور ائیر کولروں کا جو ایک شور برپا تھا وہ ختم ہو گیا۔
- کہیں اگر گانا بجانا ہو رہا تھا، وہ ایک دم تھم گیا۔
- کہیں اگر مسجد کے سپیکر پر بدعت ہو رہی تھی، وہ بھی رک گئی۔
- پنکھوں کی وجہ سے پسینہ رکا ہوا تھا، وہ بھی جاری ہو گیا۔
- جسم کے مسام کھل گئے، گرمی سے جراثیم مر گئے۔
- A.C کی وجہ سے جوڑوں میں جو درد شروع ہو گیا تھا وہ بھی ٹھیک ہو جائے گا۔
- بہت ٹھنڈا پانی پی کر ہم جو اپنا معدہ اور گلا خراب کرتے ہیں، اس کے مواقع بھی کم ہو جائیں گے۔

اور کتنے فضائل سناؤں آپ کو لوڈشیڈنگ کے۔ میں نے تو ان فضائل کی وجہ سے الحمدللہ کہا ہے۔

www.ahnafmedia.com

☺☺گوشۂ ظرافت☺☺

☺ ایک دن سید انشاءُاللہ خان انشاء نواب صاحب کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ گرمی کی وجہ سے دستار سر سے اتار کر رکھ لی۔ انشاء کی منڈا ہوا سر دیکھ کر نواب صاحب کو شرارت سوجھی اور ہاتھ بڑھا کر پیچھے سے ٹھونگ ماری۔ جس پر انشاء نے جلدی سے دستار سر پر رکھ لی اور کہنے لگے کہ سبحان اللہ! بچپن میں بزرگوں سے سنا کرتے تھے کہ جو لوگ ننگے سر کھانا کھاتے ہیں شیطان ان کے ٹھونگیں مارتا ہے۔ آج معلوم ہوا کہ وہ بات سچی تھی۔

☺ کوئی چور مکان میں داخل ہوا تو اس نے تجوری پر لکھا ہوا دیکھا "دائیں طرف لگے ہوئے بٹن کو دبائے تو تجوری خود بخود کھل جائے گی"۔ چور نے اس ہدایت پر عمل کیا اور بٹن پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ سائرن بج پڑا اور چور پکڑا گیا عدالت میں جج نے چور سے پوچھا "کیا تم اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہتے ہو؟"۔ چور نے اداس سی حالت میں موجود لوگوں کو دیکھا اور کہا: "میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا کہ دنیا بڑی دھوکے باز ہو گئی ہے"

☺ ایک صاحب ملٹری پولیس میں بھرتی ہونے کیلیے انٹرویو دینے گئے۔ کرنل صاحب نے پوچھا: "آپ کا نام؟" جواب دیا: "ایم پی یعنی مجیب پرویز"۔ کرنل صاحب: "باپ کا نام؟"۔ امیدوار: "ایم پی یعنی مرزا پہلوان"۔ کرنل صاحب: "کس شہر میں رہتے ہیں"۔ امیدوار: "ایم پی یعنی میر پور کرنل صاحب، یہاں کس لیے آئے ہو؟ امیدوار "ایم پی یعنی ملٹری پولیس میں بھرتی کے لیے"۔ کرنل صاحب: "لیکن اگر میں تمہیں نوکری نہ دوں تو؟"۔ امیدوار: "جناب پھر بھی ایم پی"۔ کرنل صاحب نے حیران ہو کر پوچھا: "بھئی! اس ایم پی کا کیا مطلب ہوا؟"۔ امیدوار: "جناب! مٹی پلید

www.ahnafmedia.com

ہمارا کچن

مزے دار گاجر گوشت

اجزاء	مقدار
گوشت	تین پاؤ
پیاز درمیانی سائز کی	چھ عدد
گاجر	چھ عدد
ٹماٹر	ایک پاؤ
گھی	ایک چھٹانک
نمک اور مرچ	حسب ذائقہ

ترکیب:

ایک دیگچی میں گھی گرم کریں اور گوشت کے ٹکڑے کو اس میں اچھی طرح تل لیں (یاد رہے کہ گوشت کی بوٹیاں نہیں کرنی ہیں بلکہ اس کا ایک ہی ٹکڑا رکھنا ہے) اب پیاز کتر لیں۔ گاجر کو چھیل کر اس کی ہڈیاں نکالے بغیر اس کے ایک ایک انچ لمبے گول ٹکڑے کاٹ لیں۔ ٹماٹر کو دھو کر اس کے بھی ٹکڑے کر لیں اور ان سب چیزوں کو گوشت کی دیگچی میں اس طرح رکھیں کہ یہ چیزیں گوشت میں رکھی جائیں بلکہ دیگچی کے کناروں میں بھی رکھیں۔ اب نمک اور مرچ بھی ڈال دیں۔ اس کے بعد اس میں گوشت کا سوپ شامل کر دیں اور دیگچی کو ڈھکن سے ڈھک کر اس کے کناروں کو آٹے کی مدد سے بند کر دیں۔ اب دیگچی کو چولہے پر چڑھا دیں اور مدھم آنچ پر تقریباً ڈھائی گھنٹے تک پکنے دیں۔ اس کے بعد ڈش میں ڈال کر گرم گرم شروع کریں۔

www.ahnafmedia.com

تصویرِ جاناں ہم نے بنوائی نہیں

.....فاخرہ نبیل

ایک شخص نے چار طرح کے لوگوں کو جمع کیا جن میں عالم، نابینا، غریب اور عاشق بیٹھے تھے۔ ان سے کہنے لگا کہ میں آپ کو شعر کا دوسرا مصرع سناتا ہوں پہلا آپ کو بنانا ہو گا، وہ دوسرا مصرع اس طرح ہے کہ

"اس لیے تصویرِ جاناں ہم نے بنوائی نہیں۔"

عالم نے کہا:

بت پرستی دینِ احمد میں کبھی آئی نہیں
اس لیے تصویرِ جاناں ہم نے بنوائی نہیں

غریب نے کہا:

مانگتا پیسے مصور جیب میں پائی نہیں
اس لیے تصویرِ جاناں ہم نے بنوائی نہیں

عاشق نے کہا:

ایک سے جب دو ہوئے پھر لطف یکتائی نہیں
اس لیے تصویرِ جاناں ہم نے بنوائی نہیں

نابینے نے کہا:

مجھ میں بینائی نہیں اور اس میں گویائی نہیں
اس لیے تصویرِ جاناں ہم نے بنوائی نہیں

www.ahnafmedia.com

انا للہ وانا الیہ راجعون

- مولانا عبدالشکور حقانی کے سسر مولانا محمد اقبال صاحب انتقال کر گئے ہیں۔
- مولانا محمد اکرم عابد آف سرگودھا انتقال فرما گئے ہیں۔
- محمد شیر اسدی خادم جامع مسجد رحمانیہ رکن انتقال فرما گئے ہیں۔
- مولانا رشید احمد حقانی آف کوئٹہ کے چچازاد محمد اسماعیل شہید ہو گئے ہیں۔
- پاکستان علماء کونسل ضلع شیخوپورہ کے جنرل سیکٹری مولانا فہیم عابد قاسمی کے دادا جان انتقال کر گئے ہیں۔
- رانا محمد رمضان کے چچا جان انتقال کر گئے ہیں۔

اس کے علاوہ جو بھی ظالمانہ کارروائیوں میں شہید ہوئے، ہسپتالوں میں دم توڑ گئے، ڈرون حملوں میں جان کی بازی ہار گئے یا عام طبعی موت مر گئے۔ پوری دنیا میں جہاں کہیں بھی مسلمان ظلماً شہید ہو رہے ہیں بالخصوص برما، کشمیر، افغانستان، شام وغیرہ۔ مدیر اعلیٰ، ماہنامہ بنات اھل السنت کی ٹیم، احناف ٹرسٹ، احناف میڈیا سروس اور مرکز اھل السنت والجماعت کے تمام اراکین ان کے لیے دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ سب کی مغفرت فرمائے۔

تمام قارئین کرام سے التماس ہے کہ وہ ایک بار سورۃ فاتحہ اور تین بار سورۃ اخلاص پڑھ کر تمام موتی کو ایصال ثواب کر دیں! ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر کسی نیک کام کے اجر میں دوسرے کو ثواب میں شریک کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو ثواب پہنچا دیتے ہیں۔ اس کا نام ایصال ثواب کہتے ہیں۔ ہم ثواب اور ایصال ثواب دونوں کے قائل ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ہر طرح سے عافیت و سلامتی کے ساتھ رکھیں۔ اپنے فوت شدگان کی اطلاع دینے کے لیے **0332-4576084** پر S.M.S کریں!

www.ahnafmedia.com

مرکز اہل السنّت والجماعت

ایک ادارہ، ایک تحریک

زیر سرپرستی

محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

شعبہ جات

شعبہ حفظ القرآن الکریم

ایک سالہ تخصص فی التحقیق والدعوۃ (برائے فضلاء کرام) ماہ شوال تا ماہ شعبان

پندرہ روزہ دورۂ تحقیق المسائل (برائے طلبہ عظام) ماہ شعبان

تین روزہ تحقیق المسائل کورس (برائے عوام الناس)

ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات شام تا اتوار صبح ۱۰ بجے

ماہانہ مجلس واصلاحی بیان (برائے مریدین وسالکین)

ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات مغرب تا عشاء

قافلۂ حق (سہ ماہی)۔ فقیہ (ماہنامہ)۔ بنات اہل السنّت (ماہنامہ برائے خواتین)

مکتبہ اہل السنّت والجماعت

(فکری ونظریاتی کتب، پوسٹرز، آڈیو کیسٹس اور سی ڈیز کی ترسیل کیلئے)

مرکز اصلاح النساء (خواتین اور بچیوں کی دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت کا ادارہ)

احناف میڈیا سروس www.ahnafmedia.com

(پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں اسلامک کلچر کے فروغ کیلئے)

احناف ٹرسٹ (مندرجہ بالا تمام شعبہ جات میں مالی معاونت کیلئے)

ان تمام شعبہ جات میں مرکز کے ساتھ زکوٰۃ، عُشر، صدقات کی مد میں تعاون فرمائیں

میزان بینک سرگودھا

اکاؤنٹ نمبر

1401-03600000900

بنام محمد الیاس

خط وکتابت: مرکز اہل السنّت والجماعت، 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

E-mail: markazhanfi@gmail.com 0346-7357394 - 048-3881487